صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعۃ المبارک مورخہ 8 اپریل 2011ء بمطابق 4 جمادی الاوّل 1432 ہجری صبح گیارہ بجکر دس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

وَلَا تَلۡبِسُواْ ٱلۡحَقَّ بِٱلۡبَـٰطِلِ وَتَكۡتُمُواْ ٱلۡحَقَّ وَأَنتُمۡ تَعۡلَمُونَO وَأَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُواْ ٱلزَّكَوٰةَ وَٱرۡكَعُواْ مَعَ ٱلرَّٰكِعِينَO" أَتَأۡمُرُونَ ٱلنَّاسَ بِٱلۡبِرِّ وَتَنسَوۡنَ أَنفُسَكُمۡ وَأَنتُمۡ تَتۡلُونَ ٱلۡكِتَـٰبَ ۚ أَفَلَا تَعۡقِلُونَO وَٱسۡتَعِينُواْ بِٱلصَّبۡرِ وَٱلصَّلَوٰةِ ۚ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى ٱلۡخَـٰشِعِينَO ٱلَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُم مُّلَـٰقُواْ رَبِّهِمۡ وَأَنَّهُمۡ إِلَيۡهِ رَٰجِعُونَ۔

(ترجمہ): اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ، اور سچی بات کو جان بوجھ کر نہ چھپاؤ۔ اور نماز پڑھا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور (خدا کے آگے) جھکنے والوں کے ساتھ جھکا کرو۔ (یہ) کیا (عقل کی بات ہے کہ) تم لوگوں کو نیکی کرنے کو کہتے ہو اور اپنے تئیں فراموش کئے دیتے ہو، حالانکہ تم کتاب (خدا) بھی پڑھتے ہو۔ کیا تم سمجھتے نہیں؟ اور (رنج و تکلیف میں) صبر اور نماز سے مدد لیا کرو اور بے شک نماز گراں ہے، مگر ان لوگوں پر (گراں نہیں) جو عجز کرنے والے ہیں۔ اور جو یقین کئے ہوئے ہیں کہ وہ اپنے پروردگار سے ملنے والے ہیں اور اس کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ و آخِرُ الدَعۡوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر، یو خبره کول غواړمه چه دلته هاؤس کښے یو ډسپلن ساتل پکار دے جی، که دا نه وی نو دا خو چه په دے هاؤس کښے هم د تلاوت په مینځ کښے خلق خبرے کوی، یو بل ته ئې راځی نو داسے به بیا کوم وخت وی چه مونږ به سنجیده کښینو؟ نو کم سے کم د تلاوت په دوران کښے د ښوک هیڅ حرکت نه کوی، دا ډیره د افسوس خبره ده۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! یہ آپ کی بات بہت اچھی ہے۔ بحیثیت مسلمان ہم سب پہ فرض ہے کہ جب قرآن حکیم کی تلاوت ہو رہی ہو تو اگر دل میں کچھ اس کے ساتھ پڑھنے کی کوشش نہ کریں تو کم از کم احترام کے ساتھ تو سنی جائے، تو یہ جو بھی کرتا ہے بہت بڑی غلطی کا مرتکب ہو رہا ہے، آئندہ کیلئے اس سے اجتناب کیا جائے اور آج چونکہ پارلیمانی سال کا ہمارا پہلا دن ہے، یہ اجلاس آج شروع ہو رہا ہے۔ پچھلے پارلیمانی سال میں ہم نے ایک سو آٹھ دن پورے کئے ہیں اور آج یہ جو نیا سال شروع ہو گیا ہے، ہماری کوشش ہو گی کہ عوامی مسائل کو حل کرنے کیلئے ایوان کا اجلاس وقتاً فوقتاً منعقد کیا جائے۔ میری بھی دعا ہو گی اور آپ سب بھی دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہمارے ساتھ شامل حال ہو اور پورا صوبہ امن سے ہو اور بخیر و عافیت اور بہت ہی محبت کے ساتھ ہمارا یہ سال انشاء اللہ پورا ہو۔ اس سلسلے میں میں آج ہمارے درمیان غلام قادر خان صاحب جو نئے منتخب ممبر صاحب تشریف فرما ہیں، میں ان کو پورے ہاؤس کی طرف سے خوش آمدید کہتا ہوں   (تالیاں)   اور ان سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنی سیٹ پر کھڑے ہو جائیں تاکہ حلف اٹھائیں۔

(اس مرحلہ پر نو منتخب رکن، جناب غلام قادر خان بیٹنی نے حلف لیا)

(حلف نامہ ضمیمہ میں ملاحظہ ہو)

(تالیاں)

Mr. Speaker: Now I request the honourable Member to sign in the Roll of Members, placed on the table of the Secretary, Provincial Assembly. Honourable Member Sahib.

(اس مرحلہ پر نو منتخب رکن صوبائی اسمبلی نے حاضری رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت کیے)

جناب سپیکر: مبارک شه جی، ډیر مبارک شه۔ ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں، ذرا ہاؤس ہاؤس 'کمپلیٹ' ہو جائے، یہ Formality ہے، یہ کرنا ذرا ضروری ہے جی۔

محترمہ نور سحر: سر، ایک دعا کر لینی چاہیئے۔

جناب سپیکر: ہاں کرتے ہیں، کرتے ہیں سب کچھ، جس کے بارے میں بھی آپ دعا کریں گے، بالکل کریں گے۔ ہاؤس کی پروسیڈنگز ذرا 'کمپلیٹ' ہو جائے نا۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں جن میں: راجہ فیصل زمان صاحب 8 اپریل 2011 کیلئے; جناب سردار اورنگزیب خان نلوٹھا صاحب 8 اپریل 2011 کیلئے; کشور کمار صاحب 8 اپریل 2011 کیلئے; جناب ڈاکٹر حیدر علی خان صاحب پورے اجلاس کیلئے; جناب وقار احمد خان صاحب 8 تا 11 اپریل 2011; رحمت علی خان صاحب 8 تا 11 اپریل 2011۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

Mr. Speaker: In pursuance of sub rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate the following Members, in order of priority, to form a Panel of Chairmen for the current Session.

1. Mr. Abdul Akbar Khan;
2. Mr. Mukhtiar Ali Khan, Advocate;
3. Mr. Wajeeh-uz-Zaman Khan;
4. Mr. Shah Hussain Khan.

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Speaker: In pursuance of rule 116 of the Provincial Assembly of Khyber Pahktunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby constitute a Committee on Petitions, comprising the following Members under the Chairmanship of Mr. Khushdil Khan Advocate, honourable Deputy Speaker:

1. Major (Retd) Baseer Ahmad Khan Khattack;
2. Mufti Kifayatullah;
3. Malik Bacha Saleh;
4. Mr. Mukhtiar Ali Khan;
5. Faiza Rashid Bibi;
6. Shazia Aurangzeb Bibi.

دعا پہلے کون پڑھنا چاہتا ہے، دعا کس سلسلے میں، جی آپ دعا پڑھنا چاہتے ہیں؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، شعبہ بازار میں دھماکہ ہوا ہے۔ ایک تو دہشت گردوں کی۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: صوابی اور چارسدہ میں ہوا ہے جی، وہاں لوگ شہید ہو گئے ہیں، ان کیلئے دعا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تمام کیلئے کر لیتے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اس دھماکے کیلئے بھی اور دوسرا چیف سیکرٹری صاحب کی جناب سپیکر صاحب، ہمشیرہ وفات پا گئی ہیں، ان کیلئے بھی اگر دعا Collectively ہو جائے تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ آپ کس کے بارے میں؟

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر، پچھلے سال میں جتنے بھی لوگ وفات پا گئے ہیں، ان سب کیلئے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ مفتی صاحب! یہ۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر، دوہ درے کسان زمونږ د علاقے طالبانو حلال کړے وو جی، هغے شهیدانو د پاره هم چه دعا اوشی۔

جناب سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب! یہ جتنے بھی شہید اور جتنے بھی بھائیوں کیلئے دعا کی درخواست کی گئی ہے تو آپ اس میں پورے سال کیلئے بھی، جو محترمہ کہہ رہی ہیں وہ بھی یاد کریں، چارسدہ اور ادھر جو ہمارے شہید ہوئے ہیں، صوابی میں، ان سب کو اس دعا میں یاد فرمائیں۔ جناب مفتی کفایت اللہ صاحب! دعا فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر صوابی، چارسدہ کے خودکش دھماکوں میں شہید ہونے والوں اور دیگر مرحومین کیلئے دعائے مغفرت کی گئی)

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب! زه یو 'ویلکم' کومه غلام قادر خان ته که ستاسو اجازت وی جی؟

جناب سپیکر: یو دوه خبرے، زیاتے نه جی۔ بیا ایجنډا نمټاوو خو۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ آج غلام قادر خان بیٹنی نے باقاعدہ ایک جمہوری پراسس کے ذریعے حلف اٹھایا ہے اور ہمارے ایوان کے معزز ممبر بن گئے ہیں۔ میں ان روایات کے طور پر انہیں خوش آمدید کہتا ہوں جو ہماری اسمبلی کی ہیں۔ جناب سپیکر، میں نہیں بھولنا چاہتا حاجی گلستان خان بیٹنی کو اور ان کی پارلیمانی اور عوامی خدمت کو بھی نہیں بھولنا چاہتا، وہ ہمارے 'کولیگ' تھے، جناب سپیکر آپ کو اندازہ ہے کہ ہم مختلف ماحول میں الیکشن جیت کر آ جاتے ہیں تو ہماری حیثیت اس طرح ہوتی ہے جس طرح کہ کلاس روم کے ساتھیوں کی ہوتی ہے اور یہاں ہماری قدرتی ایک محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ جب ہم میں کوئی آدمی شہید ہو جاتا ہے یا وہ فوت ہو جاتا ہے تو اس کا بہت زیادہ دکھ ہمیں ہوتا ہے اور جب اس کی جگہ اسی کا بھائی آ جاتا ہے تو پھر ہم سمجھتے ہیں کہ یہ اچھا نعم البدل ہے۔ جناب سپیکر، یہ وقت ایسا تو نہیں ہے، پارلیمانی سال کا پہلا دن ہے اور ایسی بات میں بھی نہیں کرنا چاہتا جس کو متنازعہ سمجھا جائے لیکن میں کم از کم عوام کا وہ رویہ آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ الحمد للہ ہم چار پانچ سیٹیں ضمنی انتخاب کے اندر جیت گئے ہیں۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ جمیعت علمائے اسلام پر لوگوں کا بہت زیادہ اعتماد ہے اور جب کسی سیاسی قوت پر اعتماد ہوتا ہے تو اس کو تمام قوتوں کو خوش اسلوبی سے قبول کرنا چاہیئے کیونکہ یہاں اعتماد بندوق اٹھانے والوں پہ نہیں ہو رہا اور یہاں اعتماد گولی چلانے والوں پہ نہیں ہو رہا، جمہوری پراسس پہ ہو رہا ہے اور جناب سپیکر، ہماری ایک مشکل بھی ہے کہ ہمارے اوپر بہت زیادہ دباؤ ہے اور وہ دباؤ اس طرح ہے کہ ہم یہ جمہوری پراسس کو چھوڑیں اور اسلام اور شریعت کے نفاذ کیلئے کوئی دور کا راستہ اختیار کریں۔ جناب سپیکر، ایک ہم آپ کے سامنے ہوتے ہیں، پھر ان لوگوں کے سامنے جب ہم جاتے ہیں تو ہمیں بہت زیادہ دباؤ کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن تمام دباؤ قبول کرتے ہیں، برداشت کرتے ہیں۔ آج بھی مولانا فضل الرحمان صاحب کا یہ اعلان ہے کہ میں جمہوری جدوجہد نہیں چھوڑوں گا، میں پارلیمانی جدوجہد نہیں چھوڑوں گا اور ابھی دو دونوں میں ان پر تین حملے ہوئے ہیں۔ میں صوابی کے حملے کو تو Ordinary حملہ سمجھتا ہوں لیکن جو چارسدے کا حملہ تھا، وہ Ordinary نہیں تھا، وہ ایسی Technique استعمال کی گئی جو محترمہ بے نظیر بھٹو کی شہادت کے وقت استعمال کی گئی، کہ جب مولانا فضل الرحمان صاحب خودکش حملے میں بچ نکلے تو اس کے بعد پھر ان کو فائرنگ کا نشانہ بنایا گیا اور یوں اللہ تعالیٰ نے ایک بہت بڑی مصیبت سے انہیں بچایا ہے، وہ محفوظ رہے۔ جناب سپیکر، اس ملک کو محترمہ بینظیر بھٹو یا اس ملک کو شہید ذوالفقار علی بھٹو یا اس ملک کو مرتضیٰ بھٹو یا اس ملک کو مولانا حسن جان یا مولانا معراج الدین قریشی، ان لوگوں کی مزید لاشیں اٹھانے کیلئے ہم تیار نہیں

ہیں۔ ہمیں اب طے کرنا ہوگا ان تمام باتوں میں کہ انشاء اللہ پاکستان ہمارا ہے، اس کا راستہ بھی متعین ہے، وہ پارلیمانی ہے اور اس کی جدوجہد بھی متعین ہے، وہ جمہوری ہے، انشاء اللہ جتنا بھی دباؤ آئے گا ہم دباؤ کا مقابلہ کریں گے، نہ جمہوری راستہ چھوڑیں گے نہ پارلیمانی راستہ چھوڑیں گے۔ یہ پاکستان امن کا گہوارہ تھا اور انشاء اللہ ہم مل کر اس کو دوبارہ امن کا گہوارہ بنائیں گے۔ بہت بڑی مہربانی۔ میں جناب غلام قادر خان بیٹنی سے امید رکھتا ہوں کہ وہ بھی اس امن کے ماحول میں اپنا کردار ادا کریں گے۔ میں ایک بار پھر حاجی گلستان خان کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں اور میں بہت زیادہ خوش ہوں کہ الحمد للہ یہ حکومت کے لوگ بھی وہاں کھڑے ہوئے تھے ہمارے مقابلے میں لیکن ایک انصاف اور جمہوری راستہ ہے، اس کے اندر ہم جیت گئے ہیں اور ہمیں قبول کیا جارہا ہے۔ اس کے معنی ہیں کہ جمیعت علماء اسلام مستقبل کی قیادت ہے اور یہ بھی اچھی بات ہے کہ آج عوام نے اس کو طے کر دیا ہے۔ ہم چاہیں گے کہ پانچ سال پورے ہوں، یہ حکومت اپنا دورانیہ پورا کرے، دوبارہ عوام کی عدالت میں جائے اور عوام کا جو فیصلہ ہو اسے قبول کرنا چاہیئے۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ جی، تھینک یو۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> جناب سپیکر، شکریہ۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you, thank you.

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u>جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر:</u>جی، عبدالاکبر خان!آپ بھی فاتحہ پڑھنا چاہتے ہیں؟

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> نہیں جی، میں بھی اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے غلام قادر صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ ان کے بھائی جس طرح اس اسمبلی میں ممبر رہے ہیں اور ہمارے ساتھی رہے ہیں، مجھے یقین ہے کہ یہ بھی ان کے نقش قدم پر چلیں گے اور ان کا جو سلوک تھا ہمارے ساتھ، یہ بھی اسی طرح سے آنریبل ممبروں کے ساتھ اپنا سلوک جاری رکھیں گے۔ میں ایک دفعہ پھر مبارکباد پیش کرتا ہوں ان کو۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی بشیر بلور صاحب۔

<u>جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}:</u> سپیکر صاحب، میں ممبر صاحب کو مبارکباد بھی پیش کرتا ہوں اور گلستان خان جو ہمارے پہلے ممبر تھے، ان کو خراج عقیدت بھی پیش کرتا ہوں اور ساتھ ساتھ یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ مفتی صاحب نے بڑی صحیح باتیں کی ہیں اور ہم Appreciate کرتے ہیں کہ خدا

کرے سب لوگ مل کر اس بڑے مسئلے کو حل کریں۔ یہ کسی ایک پارٹی کا مسئلہ نہیں ہے، یہ کسی ایک گورنمنٹ کا مسئلہ نہیں ہے، یہ ہم سب کا مسئلہ ہے مگر یہ بھی میں ذرا ریکارڈ درست کرنے کیلئے عرض کرتا ہوں کہ جو جو سیٹیں ہم نے جیتی تھیں، جیسے ہمارے دو ایم پی ایز صاحبان شہید ہوئے تھے تو وہ دوبارہ اے این پی نے جیتی ہیں۔ یا ہماری پیپلز پارٹی کا جو شہید ہوا تھا تو اس کی جگہ اس کا بھائی یہاں پر ممبر بیٹھا ہے۔ ہمیں اعتراض نہیں ہے، جو جو سیٹیں انہوں نے جیتی تھیں، وہی سیٹیں انہوں نے واپس جیتی ہیں۔ یہ ان کا حق ہے اور جمہوری حق ہے، ہر ایک کو ووٹ ملے مگر یہ تو اس پر انشاء اللہ ہوگا کہ Future کی قیادت کون کرتا ہے، کونسی قیادت ہوگی Future کی، مگر ماحول کو ٹھیک رکھنے کیلئے میں ان کو مبارکباد بھی دیتا ہوں اور کہتا ہوں کہ ایسی باتیں نہ کی جائیں کہ یہ پہلا دن ہے اور اس کو خراب کیا جائے۔ میری ریکویسٹ ہوگی کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ ہم اکٹھے مل کر، جیسا کہ ہمیشہ آپ لوگ بھی کہتے ہیں اور ہم بھی کہتے ہیں کہ یہ صوبے کی اسمبلی نہیں ہے، یہ ہمارا جرگہ ہے، جرگے کا مطلب ہے کہ ہم ایک دوسرے کو برداشت بھی کریں گے اور ایک دوسرے کا احترام بھی کریں گے۔ کسی کے جذبات کو ہم ٹھیس بھی نہ پہنچائیں، تو میری یہ ریکویسٹ ہوگی مفتی صاحب سے کہ جو کچھ آپ نے کہا ہے، ہم آپ کے ساتھ Agree کرتے ہیں کہ مل جل کر اس مسئلے کا حل چاہیئے اور مولانا صاحب کے ساتھ جو کچھ ہوا، اس کو ہم Condemn بھی کرتے ہیں اور ہم نے مذمت کی ہے، مذمت کرتے ہیں۔ مولانا صاحب ایک بہت بڑے لیڈر ہیں، ان کی ایک بہت بڑی حیثیت ہے، ان کا صوبے میں کیا پاکستان میں ایک بہت بڑی حیثیت ہے (تالیاں) ہم چاہتے ہیں کہ خدا ان کو تکلیف سے بچائے اور شکر ہے کہ خدا نے ان کو بچالیا اور ہمارے صوبے کی کیا پاکستان کی قیادت کیلئے خدا نے ان کو بچایا ہے اور ہم ان کو مکمل تحفظ بھی، جیسے حکومت نے مکمل تحفظ دیا ہے، انشاء اللہ پھر بھی مکمل تحفظ دیں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ جی۔ جی، قلندر خان لودھی صاحب۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> شکریہ جناب سپیکر۔ میں جناب سپیکر، غلام قادر خان کو اپنی طرف سے اور اپنی جماعت کی طرف سے اس ایوان میں آنے پر مبارکباد دیتا ہوں کہ وہ الیکٹ ہوئے ہیں۔ وہ میرے دوست گلستان خان کے بھائی ہیں اور ان کے ساتھ میرے بیس پچیس سال سے تعلقات تھے، بہت اچھا خاندان، بڑے شریف لوگ ہیں۔ جہاں تک مفتی صاحب نے بات کی، پھر بلور صاحب نے بھی بات کی تو میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں صوبے کے عوام کو کہ جو بھی جو کچھ کرتا رہا ہے لیکن جس سیٹ کو جس نے

Lose کیا ہے، وہ اس کے بھائی کو دی ہے یا اس کے بیٹے کو دی ہے، انہوں نے وہی سیٹیں، جیسے ہماری 'کیو' کی سیٹ تھی مسلم لیگ کی، تو یہاں ظاہر شاہ کا بیٹا بیٹھا ہوا ہے، تو یہ عوام ہمارے بڑے قابل تعریف ہیں اور خراج تحسین اس صوبے کے عوام کو پیش کرنا چاہیئے کہ یہ بڑے غیر تمند لوگ ہیں، یہ کسی کے کہنے میں نہیں آتے۔ جس نے بھی سیٹ Lose کی ہے، اسی کے خاندانوں کو دی ہے اور میں نے کئی دفعہ یہ اسمبلی فلور پر کہا ہے کہ جو الیکٹ ہو کر آیا ہے، وہ پانچ سال کیلئے آیا ہے، ہمیں اسے برداشت کرنا چاہیئے۔ ہمیں اتنی فضول خرچیاں اس کیلئے نہیں کروانی چاہئیں، Unopposed اس کو ہمیں سیٹ چھوڑنی چاہیئے۔ اگر کسی پر کوئی حادثہ آجاتا ہے، شہادت ہو جاتی ہے، اپنی طبعی موت سے بھی مر جاتے ہیں تو ہمیں برداشت کرنا چاہیئے اور یہ جو حملے ہوئے ہیں مولانا صاحب پر، یا اس سے پہلے، سب کی مذمت کرتے ہیں جی، یہ ہمارے بڑے قیمتی لیڈر ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو قائم ودائم رکھے جی۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: سکندر خان شیر پاؤ صاحب۔

جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ: ډیره مهربانی جناب سپیکر۔ زه د خپل اړخه او د خپلے پارټئ د اړخه غلام قادر خان ته مبارکی هم ورکومه او دا وئیل غواړمه جی چه دا د دے خیز ثبوت دے چه گلستان خان هم د خپلے علاقے خدمت کړے وو او نن چه د هغوی ورور واپس الیکټ شوے دے، دا مونږ ټولو د پاره د خوشحالئ خبره ده۔ په دے هم زه خوشحاله یمه چه دغے حلقه کښے د ډیرے مودے نه دا Election expected وو او شوے نه وو، بار بار Delay کیدو او دا د هغے حلقے سره زیاتے وو ځکه چه د هغوی نمائندگی په دے جرگه کښے چه موجود نه وه نو یو لحاظ سره د دے صوبے هغه جرگه پوره نه وه۔ دا مونږ د پاره د خوشحالئ خبره ده چه بالآخر هغه الیکشن هلته کښے اوشو او ښه طریقے سره اوشو او مونږ په دے باندے خوشحاله یو چه غلام قادر خان الیکټ شوے دے جی۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: جناب جاوید عباسی صاحب، بیرسٹر جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: بہت شکریہ، جناب سپیکر۔ میں اپنی طرف سے جناب غلام قادر خان صاحب کو منتخب ہونے پر اور آج حلف لینے پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور آج ثابت ہو گیا ہے کہ ان کے بھائی گلستان خان جو ہمارا دوست تھا، ہمارا ساتھی تھا، ہمارا 'کولیگ' رہا ہے، یقیناً ان کی خدمات

کے اعتراف کے طور پر وہاں کے لوگوں نے اسکو ووٹ دیا اور مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ یہ اپنے بھائی کی روایات کو جاری رکھتے ہوئے اس علاقے کی خدمت کریں گے۔ آج ہمارے لئے دکھ کا بھی مقام ہے کہ ہمارا ایک دوست، ساتھی ہم سے بچھڑ گیا، ہم ان کیلئے دعا گو ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں جگہ دے، اللہ تعالیٰ ان کے خاندان کو صبر دے اور یہ جمہوری طریقہ ہے، جمہوریت کے اندر لوگ مقابلے بھی کرتے ہیں، پارٹیاں آج بھی الیکشن لڑیں گی اور آئندہ آنے والے وقتوں میں بھی الیکشن لڑیں گی اور جو فیصلہ جب بھی وہاں کے عوام کر دیتے ہیں، ہم اسے دل سے قبول کرتے ہیں اور یہ پہلے سے بھی ہے اور یہی جمہوری حق ہے کہ ہم اس کا حق تسلیم کریں۔ ہاں الیکشن کا جب دور دورہ ہوتا ہے، ماحول ہوتا ہے تو لوگ ایک دوسرے کے خلاف Candidates، جماعتیں ضرور اپنا Election manifesto لیکر جاتی ہیں لیکن لوگوں نے ان کا انتخاب کیا ہے، ہم انہیں مبارکباد دیتے ہیں اور جناب مولانا فضل الرحمان صاحب ہمارے قومی لیڈر ہیں، ان کے جلسوں پر جو دو دھماکے ہوئے ہیں، ہم اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں اور ہم دعا کرتے ہیں، یہ جو ہمارے قدآور لیڈر ہیں، چند لیڈرز ملک کے اندر باقی رہ گئے ہیں، ہمارے ہاں لیڈر شپ کا بہت بڑا فقدان ہے، ایک لیڈر کسی ایک پارٹی کی وراثت یا سرمایہ نہیں ہے، ہم سارے اس لیڈر کا جو مقام ہے، اس سے واقف بھی ہیں اور اس کا احترام بھی کرتے ہیں، تو ہم حکومت کے بھی مشکور ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ہم نے پوری سیکیورٹی ان کو پہلے بھی Provide کی ہے اور آئندہ بھی کریں گے۔ جو Security lapse بھی ہوا ہے، جو کہ نہیں بتایا گیا، یہ ایک ایسا ماحول اس صوبے کے اندر چل رہا ہے، ہماری دعا ہے کہ ہماری لیڈر شپ بھی برقرار رہے، ہماری دعا ہے کہ ہمارے ایم پی ایز، ایم این ایز، ہماری دعا ہے کہ ہمارے عوام جو آئے روز دھماکے ہوتے ہیں، ان کو بھی اللہ تعالیٰ اس میں محفوظ فرمائے۔ جو صبح دھماکہ ہوا، ہم اپنے ہاسٹل کے اندر موجود تھے، بڑا زوردار دھماکہ ہوا ہے تو ہماری اللہ سے دعا ہے کہ یا اللہ! ہمارے اس ملک پر جو آفت آئی ہے، جو مصیبت آئی ہے، اس سے ہم سب کو محفوظ فرمائے۔ شکریہ، جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، یار۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> ایک منٹ جی، یہ نگہت اورکزئی بی بی لیڈیز کی طرف سے دو لفظ بولنا چاہتی ہیں، تمام لیڈیز کی طرف سے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو۔ جناب سپیکر صاحب، شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، غلام قادر خان صاحب کو اس ہاؤس میں خوش آمدید کہتے ہیں اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جیسا کہ ان کے بھائی نے اپنے علاقے کے لوگوں کیلئے خدمات انجام دی ہیں، ویسے اس علاقے کے لوگ ان سے بھی انہی خدمات کی توقع کریں گے اور میں ان کو یہاں سے، اس ہاؤس سے یہ یقین دلانا چاہتی ہوں کہ ہم سب ان کے ساتھ ہیں اور جو بھی ایسا مسئلہ ہے تو ہم ان کے ساتھ ہمیشہ تعاون کریں گے۔ دوسری بات جناب سپیکر صاحب، جیسے کہ مولانا فضل الرحمان صاحب کے بارے میں بات ہوئی تو میں سمجھتی ہوں کہ ایسے کچھ لیڈر ہی ہمارے ملک میں رہ گئے ہیں جو پاکستان کی نمائندگی کر رہے ہیں تو ان کیلئے یہی دعا کرنا چاہیں گے ہم لوگ کہ ان تمام لیڈران سمیت جو ہمارے ملک کے ہیں، مولانا فضل الرحمان صاحب کو بھی اللہ تعالیٰ اپنے حفظ وامان میں رکھے، بلکہ تمام پاکستان کے لوگوں کو اور اس صوبے کے لوگوں، اور ان دہشت گردوں کو اللہ تعالیٰ، آج جمعہ کا دن ہے اور جمعہ کے دن کی کوئی ساعت ایسی ہوتی ہے کہ جس میں دعا قبول ہو جاتی ہے، ان دہشت گردوں کو اللہ تعالیٰ اندھا، بہرا، لنگڑا لولا کر دے تاکہ وہ دہشت گرد جو انسانیت کے قاتل ہیں، وہ پھر کسی پر حملہ نہ کر سکیں اور ہماری یہ دھرتی ان دہشت گردوں سے پاک ہو جائے اور ہمارا یہ پاکستان امن کا گہوارہ بن جائے۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: آمین۔ لیڈر آف دی اپوزیشن، اکرم خان درانی صاحب۔ تھوڑا سا ان کو موقع دیتے ہیں، خیر ہے۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): محترم سپیکر صاحب، هرڅه نه اول خو زه غلام قادر خان صاحب ته مبارکباد پیش کوم جی۔ هغے نه بعد ګلستان خان زمونږ دلته یو ډیر پوهانو کښے وو او دلته ئے د صوبے خدمات او د خپلے حلقے خدمات دی، هغوی ته مونږ خراج تحسین پیش کوؤ۔ باقی د ټولو سیاسی پارټیانو شکریه ادا کوم چه دوئ زمونږ منتخب ممبر ته مبارکباد پیش کړو۔ نوے کال دے، په هغے باندے به هم دعا غواړو چه یره دا په خیر سره په دے ملک کښے هم په امن سره وی جی او الیکشنے چه دی چه دا سلسله جاری وی نو بیا د خلقو توجه به هم په جمهوری لاره باندے وی۔ هغے طرف ته د خلقو توجه نه ځی چه د طاقت په زور باندے او په بل څه باندے، په دے باندے راشی او په ملک کښے چه صحیح جمهوری نظام وی نو په هغے کښے یقیناً دا وی چه عوامو ته هم

فائده وی۔ دلته زه صرف یو خبره واضح کومه چه حقیقت دا دے چه چرته هم الیکشن شوے دے ، په هغے کښے د خلقو همدردی خامخا د هغه خاندان سره وی او پکار هم ده، زمونږ د پښتو خپل روایات هم دی خو په دے ضمنی الیکشن کښے دوه حلقے داسے هم راغلے چه هغے باندے زمونږ Candidates نه وو جی۔ یو په مانسهره کښے جی خالی شوے وه، په هغے باندے زمونږ والا لائق محمد خان صاحب راغے چه هغه زمونږ Candidateنه وو خو اعتماد په جمیعت علماء اسلام باندے عوامو کړے دے۔ دویمه حلقه زمونږ چه وه هغه په لکی مروت کښے د پیر صاحب زکوړی صاحب خالی شوے وه چه هغه د جمیعت علماء اسلام په ټکټ باندے نه وو، نو مونږ غواړو جی چه په دے صوبه کښے جمهوری نظام هم وی او په ښه انداز باندے د یو بل احترام هم کوؤ او چه چرته جمهوری حکومت وی پکار دا ده، دا عوامو راوستے وی چه هغه خپل وخت هم پوره کړی او د دوئ به هم خیال ساتو چه د چا وخت وی، دا به د عوامو خبره وی، سبا چه چا ښه حکومت کړے وی، بیا به ورسره لاړ شی، که ښه کارونه ئے وی لاړ به شی۔ دا یو واحد طاقت چه که دلته عوام دا انتخاب چه دے دوئ کوی، دا جمهوری نظام دوئ جوړوی، د نورو خلقو اختیار نه وی نو انشاء الله دا ملک به د ترقئ په طرف باندے وی۔ په اخر کښے یو ځل بیا زه د سیاسی پارټیانو د مشرانو شکریه ادا کوم۔ ډیره ډیره مننه۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جناب عبدالاکبر۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: عبدالاکبرخان که دا رول دغه کوی نو زما به گزارش وی چه په هغے ماته لږه موقع راکړئ، زه به دوه درے خبرے اوکړمه۔ د بهټو صاحب د ذات نه څوک انکار نه شی کولے که چرته دے د پاره بحث وی نو زه به تاسو ته گزارش کومه چه ماته د څو خبرو موقع راکړئ۔

جناب سپیکر: اودریږه چه وائے ورو چه څه د پاره بار بار پاڅی۔

ملک قاسم خان خٹک: سپیکر صاحب! دا غلام قادر خان صاحب خبرے کوی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عبدالاکبرخان! یو منٹ کښینه، دا زمونږ نوے ممبر صاحب دے۔

جناب عبدالاکبر خان: اس طرح تو-----

جناب سپیکر: خیر دے۔ (قہقہہ) جی غلام قادر خان صاحب۔ دا زمونږ نوے ورور دے ، نوے ممبر دے۔

(تالیاں)

جناب غلام قادر خان بیٹنی: جناب سپیکر صاحب او دا ناست د صوبائی اسمبلئ ټولو ممبرانو! زه ستاسو شکریه ادا کوم۔ شکریے نه بعد زه راغلے یم، زه به تاسو سره ښه وخت تیروم بحیثیت د ورونړو، مونږه او تاسو ټول ورونړه یو او زه به ستاسو داسے قدر کوم لکه د ورونړو۔ پاتے شوه دا چه مونږ ته په ټانک کښے یو مسئله ده وړه غوندے چه دوه کالو راسے په مونږ دفعه ایک سو چوالیس لګیدلے ده، په هر چا ئے لګولے ده۔ ټانک ضلعے نه مونږه چه څه شے بهر اوباسو هغه مونږ پرمټ اخلو نو چه دا شے په مونږه ختم شی۔ والسلام۔

جناب عبدالاکبر خان: اوس پاڅم؟

جناب سپیکر: بالکل به پاڅے خو بشیر بلورصاحب!دا یو ریکویسټ ئے اوکړو، دا به تاسو دغه کوئ جی۔دا نوے ممبر صاحب دے ، د دوئ به تاسو خیال ساتئ جی۔ (جناب غلام قادر خان نو منتخب رکن سے) تاسو به بشیر بلور صاحب سره وروستو ملاویږئ۔

قائد حزب اختلاف: سپیکر صاحب! که ماته لږ وخت راکړئ ولےچه تاسو کوم ریزولیوشن، قرارداد راوړل غواړئ نو په هغے باندے ماته د څه وئیلو موقع راکړئ، زه به ستاسو شکریه ادا کړم۔

جناب سپیکر: نه در به کړم خو اودریږه چه هغوی څه وائی؟ خدائے خبر-----

قائد حزب اختلاف: اوئے وئیل، اوئے وئیل۔

جناب سپیکر: هغه خو پته نه لګی چه بل څه نه وائی۔ (قہقہہ) چه پته خو ئے اولګی چه څه وائی؟ میاں صاحب۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب، د دے ټولو نه Topicخو Wind upشو خو ګلستان خان زمونږ پښتون سټوډنټ فیډریشن کښے زمونږ سره پاتے وو، ما ډیره ګوته اوچته کړه خو چا ماته توجه او نه کړه، کیدے شی چه دا کیمرے ستاسو مخامخ وے، نو په ځان باندے حق ګنړو چه چونکه مونږ سره یو ځائے پاتے وو او مونږ سره ئے ډیره ښه وروروَلی وه، خدائے د هغوی اوبخښی او د هغوی برکت د د هغوی په ورور باندے کیږدی او د دے سره دا یو خبره چه دوئ اشارتاً اوکړه د مولانا فضل الرحمان صاحب، تاسو یقین اوکړئ چه د سیکورټی په حواله باندے چه زمونږ پولیس کومه قربانی کړے ده او دا په صوابئ کښے چه کومه واقعه شوے ده، خودکش بالکل راغلے دے او په دے نیت راغلے وو چه هغه به د مولانا صاحب او د هغه سره ترلی ملګری ټارګټ کوی۔ اے ایس آئی سردارعلی ته پته هم لګیدلے ده، هغه پرے آواز هم کړے دے۔ چه کله هغه ته پته اولګیده چه زه اوس ګیر شوم نو هغه ځان بلاسټ کړے دے او زمونږ د پولیس سردار اے ایس آئی پکښے شهید شو او نور پولیس والا۔ زما د خبرے غرض دا دے چه د حکومت د ننه د پولیس کردار نن دومره د ستائنے وړ دے چه هغه زمونږ عوام او زمونږ لیډران بچ کوی او ځان قربانی کوی، لهذا مونږ د هغوی په دے وخت دے قربانو ته سلام پیش کوؤ او دغه رنګ په چارسده کښے، چه کله دا واقعه په صوابئ کښے اوشوه نو مونږ په چارسده کښے د سیکورټی انتظامات د دے نه سیوا اوکړل، لهذا د هغوی دا ټارګټ وو چه اول به پولیس وهو، پس د هغے به مولانا صاحب ته ځان رسوؤ، لهذا هغه چه وړومبے کله ورغلے دے نو د پولیس په وین باندے ورغلے دے، جمروز زمونږ ایس ایچ او وو چه ډیر نر سړے وو او ورسره نور ملګری، عوام هم پکښے شهیدان شوی دی، مونږ د هغه نرتوب او قربانو ته هم سلام پیش کوؤ۔ لهذا په دے وخت کښے چه دا ټولے خبرے رایوځائے کړے د سیکورټی په بنیاد د حکومت انتظامات او د انتظاماتو سره بیا د پولیس دا بے انتها قربانی، مونږ دے ته د قدر په نظر ګورو او هغوی ته سلام پیش کوؤ او که خدائے کړے خیر وی چه د قوم او د پولیس دا جذبه وی، دا دهشت ګرد زمونږ ویښته هم نه شی ضائع کولے-----

جناب سپیکر: انشاء اللہ۔

وزیر اطلاعات: او دا جهاد به چه کوم دے هم مونږ گټو او دا دهشت گرد به ئے بائیلی۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ۔

وزیر اطلاعات: مهربانی۔

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان! تاسو څه وئیل غواړے ؟

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں تو رول سسپنڈ کرانے کی درخواست کر رہا ہوں کہ 240 کے تحت Rule 124 کو Suspend کیا جائے اور ایک ریزولیوشن ہے، مجھے اس کو پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

Mr. Speaker: Is the desire of the House that ------

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر، که تاسو ما له اجازت را کړئ چه-----

جناب سپیکر: کوئ به پرے، او دریږه چه دا قرارداد خو راشی چه څه وائی ؟

قائد حزب اختلاف: د قرارداد ضرورت خو-----

جناب سپیکر: نه چه راخو شی کنه، د Proceedings مطابق به چلو جی۔ Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240 to allow the honourable Member / Minister to move their resolutions? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The honourable Member -----

آوازیں: جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب۔

Mr. Speaker: Mr. Akram Khan Durrani Sahib. First, the Leader of the Opposition.

قائد حزب اختلاف: محترم سپیکر صاحب، ستاسو ډیره مننه۔ عبدالاکبر خان صاحب چه کوم تاسو ته گزارش اوکړو جی او هغوی دلته په هاؤس کښے کوم قرارداد راوړل غواړی، نن په اخباراتو کښے هم تقریباً هغه راغلے دے، چونکه

زه بار بار ځکه پاڅیدم چه هغه میډیا ډیره تیزه ده، دا ستاسو دا اجلاس راغوښتل هغوی په دے انداز باندے اغستے دی چه شاید دا اجلاس د دے قرارداد د پاره راغوښتے شوے دے، تبصرے هم راغلے دی، یو خو به جی دا وی چه۔۔۔۔

جناب سپیکر: هغے کښے زه یو وضاحت کوم چه یو خو د پارلیمانی سال ورومبنے دغه دے، د بجټ نه مخکښے یو اجلاس راغوښتل هسے هم ضروری وو او کیدے شی دا اجلاس لږ ډیر اوږد هم وی، پندره بیس ورځے، میاشت نو دا یواځے د دے قرارداد د پاره نه دے راغوښتے شوے، دا لږ وضاحت پکار دے جی۔ جی، اکرم خان درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: ډیره ښه ده، نو دیکښے جی محترم سپیکر صاحب چه کوم د شخصیت مطابق دا قرار داد راغې بیا هغے نه څوک انکار نه شی کولے چه بهټو صاحب چه وو هغه د دے ملک یو عظیم لیډر وو جی او د هغوی خپل خدمات، د هغوی د کورنئ خدمات، هغه بالکل داسے دی لکه د نمر پشان په دے ملک کښے دی، مونږ د هغے ستائنه کوؤ۔ اوس لږه خبره په دے باندے جی کول غواړو چه د هغے وخت نه بعد د پیپلز پارټئ یو درے حکومتونه راغلل چه په هغے کښے دوه ځله حکومت د دوئ د خپل د کور د بچئ د بے نظیر بهټو هم راغلے دے، بیا پکښے اوس موجوده حکومت هم راغے نو اوس په دے بنیاد باندے که تاسو اوګورئ، دیکښے خو حجانو خپله هم لیکلے دی او د دے نه هم څوک انکار نه کوی چه هغه Murder چه وو هغه عدالتی وو، په دیکښے تقریباً هغه خبره۔۔۔۔

آوزیں: اردو میں، اردو میں۔

قائد حزب اختلاف: میرے خیال میں یہ کچھ ساتھی کہہ رہے ہیں کہ اردو میں کر لیں تو ٹھیک ہے اس کی بات۔ (قہقہہ) سپیکر صاحب، تو ان کی وہاں پر خدمات کے بارے میں میں نے بات کی اور ان کی جو شخصیت ہے لیکن اس کے بعد پیپلز پارٹی کی یہ تیسری بار حکومت ہے تو ابھی لوگ اس کو اس نظر سے دیکھتے ہیں کہ آیا اس وقت میں کیوں اس کی ضرورت پیش نہیں ہوئی جب دو بار اس کی بیٹی پرائم منسٹر تھی؟ ابھی یہ تیسری بار ہے تو ابھی چونکہ اس وقت یہ معاملہ جو ہے، عدالت میں بھی ریفرنس اس کا گیا ہے اور انہوں نے Accept بھی کیا ہے تو ان موجودہ حالات میں ملک کے یہاں پر جو کچھ ہم دیکھ رہے ہیں، روزانہ کا جو معمول ہے، ابھی ان حالات میں اداروں کا جو ٹکراؤ ہے، میں نہیں سمجھتا، میں نے دوسری قرارداد پہ بھی

یہی بات کی تھی کہ یہ حالات ہمیں اجازت نہیں دیتے کہ آپس میں ہم اداروں کا ٹکراؤ کریں اور اس سے صرف ایک ہی جو بو آتی ہے، چونکہ عدالت نے تو Accept کیا ہے، وہاں پر وہ فیصلہ بھی دے گی لیکن یہ قرارداد ابھی اس عدالت میں Pressurize کرنے کیلئے تو نہیں ہے۔ ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ اس قرارداد کو پہلے صوبائی اسمبلی لاتی اور یہ گزارش یہاں پر کرتی کہ مرکزی حکومت سے گزارش ہم کرتے ہیں کہ اس کو دوبارہ زیر غور لایا جائے۔ اس سے پہلے کہ وہاں پر ایک فیصلہ بھی ہوا ہے، عدالت میں ابھی ریفرنس بھی داخل ہے، Accept بھی ہے تو ان حالات میں دوبارہ اس پہ قرار داد لانا میرے خیال میں آپس میں اداروں کے ٹکراؤ کی بات ہے اور ہم نہیں چاہتے کہ ان حالات میں اس ملک میں اداروں کا آپس میں ٹکراؤ ہو۔ یہاں پر جب ہم اٹھتے ہیں تو ایک ہی بات کرتے ہیں کہ ہم نے ملکر سب کچھ کرنا ہے، سب سیاسی جماعتوں نے بھی ساتھ چلنا ہے۔ پولیس کا ادارہ ہے یا دوسرے ادارے ہیں یا عدلیہ ہے اور جب کبھی ایسی بات آجاتی ہے تو اس وقت ہمیں یہ خیال کیوں نہیں آتا کہ ہم کیوں یہ ٹکراؤ لیتے ہیں؟ ابھی میں تو یہی گزارش کروں گا کہ اس وقت عقل کی بنیاد پہ ہم نہیں سمجھتے کہ اس کی تقویت کیا ہو گی، آیا اس کی ضرورت کیا ہے؟ میرے خیال میں کوئی بھی اگر اس پہ مجھے مطمئن کرے کم از کم کہ اس وقت اس قرارداد کو لانے کی ضرورت کیوں پیش آئی، بجائے پندرہ، بیس سال پہلے اس کو لانے کی؟ تو ہم صرف یہی گزارش کر سکتے ہیں کہ جو ہماری جماعت ہے یا ہم اپوزیشن میں ہیں تو ہم ان حالات میں نہیں چاہتے کہ اداروں کا ٹکراؤ ہو، ہم ایک مضبوط پاکستان دیکھنا چاہتے ہیں اور یہاں پر یہ ادارے جتنے بھی ہیں، یہ اگر مضبوط ہوں تو اس سے پاکستان مضبوط ہو گا اور آپس میں جب اداروں کا ٹکراؤ ہو گا تو اس سے پاکستان کی جو مضبوطی ہے، اس پر اثرات پڑیں گے، تو لہذا ہم اس میں شامل نہیں ہو سکتے کہ اس قرارداد میں چونکہ بعد میں جو آنے والا وقت ہے، ان اداروں کا جو ٹکراؤ ہے، اس سے جو نقصانات ہیں، اس میں ہم اپنا حصہ نہیں ڈال سکتے، لہذا ہم اسی بنیاد پہ یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ بھٹو صاحب کی جو ذات ہے، اسکی جو شخصیت ہے، ان کی جو خدمات ہیں، اس کے ساتھ جو مظالم ہوئے ہیں، وہ بالکل ہماری نظر میں بھی ہیں، ہم اس کو قدر کی نگاہ سے بھی دیکھتے ہیں، بلکہ بھٹو صاحب کے علاوہ جو اور بھی لیڈر شپ ہے، اس قوم نے جو دی ہے، ہم اس کا بھی احترام کرتے ہیں اور دل سے اس کا احترام کرتے ہیں تو اسی بنیاد پہ صرف میں اپنی بات اس معزز ایوان میں ریکارڈ پر لانا چاہتا تھا کہ ایک وقت آئے گا جب اس کے نقصانات سامنے آئیں گے تو لہذا ریکارڈ کیلئے میں اپنی یہ بات کروانا چاہتا تھا۔ باقی آپ کی میجارٹی ہے، آپ لوگوں کی حکومت ہے، جس طرح بھی قرارداد آپ

لاتے ہیں، بات بھی کروا سکتے ہیں لیکن ہم کو اپنا نقطہ نظر پیش کرنے کا آپ نے موقع دیا تو میں آپ کا بھی مشکور ہوں اور جن ساتھیوں نے میرے خیال میں بڑے اچھے انداز سے سنا، میں سب کا مشکور ہوں۔

جناب سپیکر: جی۔ جناب جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر، مجھے اندازہ نہیں تھا درانی صاحب کی بات کا اور جو عبدالاکبر خان صاحب نے یہ آج رول کی سسپنشن کی بات کی ہے، جناب سپیکر، میں درانی صاحب کی اس بات سے اتفاق کرتا ہوں جناب شہید ذوالفقار علی بھٹو صاحب کی شخصیت کے بارے میں کہ جو خدمات انہوں نے اس ملک کیلئے کی ہیں اور جو اس ملک کیلئے آئین دیا ہے، جو انہوں نے جمہوریت کیلئے خدمات انجام دی ہیں جناب سپیکر، اس سے کسی کو انکار نہیں ہے اور اپنی شہادت کے وقت تک پاکستان پیپلز پارٹی کے لیڈر تھے لیکن شہادت کے بعد اس پوری قوم نے ان کو اپنا لیڈر اور اپنا رہنما مانا ہے اور مانتی ہے اور بہت سے ایسے مقامات آتے ہیں، ان کی مثالیں دی جاتی ہیں جناب سپیکر، اور بہت سارے ایسے موقعے ہیں کہ لیڈر شپ جو ہماری ہے، جو پاکستان کی اس وقت موجودہ لیڈر شپ ہے وہ بھی ان کی خدمات کو ہمیشہ گاہ بگاہ خراج تحسین پیش کرتی ہے اور یقیناً اس ملک کیلئے، اس جمہوریت کیلئے اس سارے خاندان کی خدمات جو ہیں، وہ قابل تعریف ہیں، اس سے کسی کو کوئی انکار نہیں ہے اور کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ (تالیاں)

لہذا جناب سپیکر، یہ ایک سازش ہو رہی ہے، یہ ریفرنس جو بھیجا جا رہا ہے آج یہ بدنیتی کی بنیادوں پر بھیجا جا رہا ہے، اس میں نیک نیتی نہیں ہے۔ آج جب ایک آزاد عدلیہ اس ملک کے اندر کام کر رہی ہے اور یہ ساری جماعتیں اور ہر ایک، پاکستان پیپلز پارٹی بھی کھڑی ہو کر، صدر پاکستان بھی کھڑے ہو کر کہتے ہیں کہ آج اس ملک کی عدالتیں آزاد ہیں، جناب سپیکر، اگر ملک کی عدالتیں آزاد ہیں، ریفرنس اس کے اندر چلا گیا اور 13 تاریخ انہوں نے مقرر کر دی ہے کہ ہم اس ریفرنس کو Take up کریں گے، اس معاملے کو سنیں گے۔ نہ تو سینٹ، نہ قومی اسمبلی، نہ کسی اور نے ریزولیوشن پاس کی اور سنتے ہیں کہ یہ پارلیمان کا کام نہیں ہے۔ اگر اس پارلیمان سے، اس ادارے سے آج کوئی ریزولیوشن جائے گی تو یہ سمجھا جائے گا کہ ہم عدالتوں کو Influence کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جناب سپیکر، جو کسی طور پہ جائز نہیں ہے۔ ہم جب بھی کوئی معاملہ یہاں اٹھاتے ہیں، ہمیشہ کہا جاتا ہے کہ یہ معاملہ Sub judice ہے، اسمبلی میں اس کو ڈسکس نہیں کیا جا سکتا، تو جناب سپیکر، آج بھی وقت آ گیا کہ یہ معاملہ Sub judice ہے اور اگر اس معاملے کو متنازعہ بنانا ہے، جناب سپیکر، اگر یہ سمجھتے ہیں کہ کوئی شخصیت جس کا سب کے دلوں میں احترام

ہے، جو سارے اس کو اور اس کے اقدامات کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور میں اس کیس کے میرٹ پہ بھی نہیں جاؤں گا، ہم بھی سمجھتے ہیں کہ وہ کیس ٹرائیل ٹھیک نہیں تھا اور Judicial murder، ہم نے کبھی اس کو کسی نے Defend نہیں کیا لیکن جس مسئلے کی طرف آپ یہ ریفرنس لے کر جانا چاہ رہے ہیں، جہاں یہ ریفرنس لے کر جائیں گے، اب یہ وہاں سے کیا حاصل کرنا چاہ رہے ہیں؟ اس سے ان اداروں کے درمیان ٹکراؤ پیدا ہو گا۔ آج اچھا تو یہ ہوتا کہ ریفرنس پیش کرنے سے پہلے ہی یہ ہم سے رائے لیتے، آج ہمیں یہاں اس اسمبلی کے اندر بتایا جاتا کہ یہ ریفرنس کیا ہے، ریفرنس کے Contexts کیا ہیں؟ کیا انصاف مانگنے کیلئے یہ جا رہے ہیں، کسی نے یہ بات نہیں کی لیکن اگر کسی کو خوش کرنے کیلئے اداروں کے درمیان ٹکراؤ پیدا ہو گا تو یہ جمہوریت کیلئے خطرناک ثابت ہو گا۔ یہ اس ملک کیلئے، آئین کیلئے ٹھیک ثابت نہیں ہو گا اور ایک عجیب روایت چلی ہے اس صوبے کے اسمبلی کی کہ سپریم کورٹ اگر کوئی فیصلہ کرتی ہے تو اس کے خلاف ہم کہتے ہیں کہ فلاں اپوزیشن لیڈر کے خلاف یہاں قرارداد لے آتے، پاکستان کی تاریخ میں ایسا نہیں ہوتا تھا کہ آپ کو ایک فیصلہ پسند نہ آئے سپریم کورٹ کا، آپ سپریم کورٹ کے خلاف بات نہ کر سکے تو آپ اپوزیشن لیڈر کو یہاں بیچ میں لاتے ہیں اسلئے کہ وہ عدالتوں کے اندر گیا تھا؟ ہمارا ان عدالتوں کے اوپر مکمل اعتماد ہے، یہ وہ عدالتیں نہیں ہیں جنہوں نے ذوالفقار علی بھٹو کو سزا دی تھی۔ آج کی عدالتیں اس ملک کی آزاد عدالتیں ہیں اور عدالتیں اس طرح نہیں ہوئیں آج، جناب سپیکر، ان کیلئے اس ملک کے لوگوں نے قربانی دی تھی، اس ملک کی سیاسی جماعتوں نے قربانی دی تھی اور الحمد للہ ایک ڈکٹیٹر کے خلاف لڑائی کر کے اس ملک کی عدالتوں کو آزاد کرایا گیا ہے۔ یہ سارا کریڈٹ تمام سیاسی جماعتوں کو جاتا ہے جناب سپیکر۔ اس وقت جناب سپیکر، یہ ضروری ہے کہ اداروں کے درمیان ٹکراؤ جو ہے، وہ پیدا نہ کیا جائے۔ یہ ہماری اسمبلی میں آکر معاملہ وہاں گیا ہوا ہے اور اگر یہ کسی کو خوش کرنے کیلئے خراج تحسین پیش کر رہے ہیں، یہ مجھے پتہ ہے ابھی عبدالاکبر صاحب شاید یہ بات کہیں کہ ہمارا معاملہ عدالتوں کا نہیں ہے، ہم تو کسی لیڈر کو خراج تحسین پیش کرنے کیلئے جا رہے ہیں تو جناب محترم، اگر کوئی ایک کام کرتا ہے، کوئی اپنی Constitutional requirement پوری کرتا ہے، اس کیلئے یہاں اسمبلیوں سے قراردادوں کی کسی طور پر بھی ضرورت نہیں ہے جناب سپیکر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی۔

جناب محمد جاوید عباسی: لہذا میری گزارش ہو گی کہ ابھی بھی وقت ہے، ابھی بھی وقت ہے کہ یہ ابھی اس بات کو واپس لے لیں اور ہمارے صوبے سے کوئی ایسا میسج نہ جائے جس سے پتہ چلے کہ ہم سپریم کورٹ کو Influence یا Pressurize کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جناب سپیکر۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، جناب عبدالاکبر خان! یہ پیش کریں تو پھر آپ اس پر بولیں۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، اگر یہ پھر۔۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: چلیں قلندر خان لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، جس لیڈر کے بارے میں آج یہاں بات ہو رہی ہے، اپنی زندگی میں بھی وہ عظیم لیڈر تھے کیونکہ وہ اسلامی بلاک بنا رہے تھے اور اس کی موت کے بعد تو ساری دنیا پر واضح ہو گیا کہ وہ کتنے عظیم لیڈر تھے۔ اگر وہ زندہ ہوتے تو میرے خیال میں اس وقت پاکستان کا نقشہ ہی بدل جاتا۔ وہ اسلامی بلاک بنا رہے تھے، اسلامی بینک بنا رہے تھے، وہ کیا کیا کچھ کر رہے تھے لیکن ان کی جو موت واقع ہوئی، وہ ہم سب کے سامنے ہے کہ اسے جس طریقے سے، لیکن اس میں ایک بات مجھے سمجھ نہیں آتی کہ بیٹی سے ہمدرد کون ہو گا؟ ان کی بیٹی سے زیادہ ان کا کوئی ہمدرد نہیں تھا اور اس سے قابل اس پارٹی میں یا اس خاندان میں کون ہے؟ جس نے اس کی ضرورت کو نہیں سمجھا، اس وقت اس نے اس کو برداشت کیا، بڑے پن کا ثبوت دیا اور وہ اس وقت میں ایک دفعہ پرائم منسٹر بنی، دوسری دفعہ پرائم منسٹر بنی اور پھر وہ انٹرنیشنل فریم کی لیڈر تھی تو اس نے کبھی اس چیز کو نہیں اٹھایا تو آج مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ یہ ضرورت آج کیسے محسوس ہوئی؟ اور ایسے موقع پر ہماری اسمبلی میں اس کی قرارداد پیش ہو رہی ہے، اس کی Date بھی Fix ہو گئی ہے، ریفرنس داخل ہو گیا، سپریم کورٹ میں بنچ بھی بن چکی ہے اور 13 تاریخ کو اس کی سماعت بھی ہو گی اور اس میں میں نہیں سمجھتا کہ ہم کس لئے اس کو لے جانا چاہتے ہیں؟ لیکن یہاں چونکہ تھوڑا سا مسلم لیگ کے ساتھ بھٹو صاحب کا کچھ ایسا مسئلہ آ گیا تھا، جو میری پارٹی کے جو قائد ہیں، انکے والد کے Murder کے کچھ مسئلے میں تو میں آج اس لئے ان کی اس قرارداد کی حمایت میں کھڑا ہوں گا، بیٹھوں گا کہ وہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ ان کی دشمنی کی بناء پر، آج اگر اس کی کوئی تفصیل، کوئی ڈیٹیل کو Thrash out کیا جاتا ہے کہ یہ کیس کیسے ہوا؟ تو اس کی اس لئے بھی حمایت کرونگا کہ ان پر میرے قائد

کے والد کا الزام تھا کہ اس کو قتل کروایا، تو اس پر یہ نہ سمجھا جائے کہ ہم اپنی ذاتی دشمنی کو لیکر اس کو Oppose کر رہے ہیں، اس لئے میں آج اس کی حمایت کرونگا اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ بھٹو عظیم لیڈر تھے، وہ انٹرنیشنل لیڈر تھے اور ان کے ساتھ اگر زیادتی ہوئی ہے، اگر وہ Thrash out ہو جاتی ہے تو اس میں یہ کہنا کہ سپریم کورٹ، سپریم کورٹ تو سپریم ہے، وہ تو سب سے اوپر ہے، تو اس نے جو کچھ کرنا ہے وہ کرنا ہے، ہماری قرار دادوں سے اس پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور ہم اس کو Threat بھی نہیں دے رہے، ہم عدالت کو کوئی Threat تو نہیں دے رہے۔ یہ ایک عقیدت ہے لیکن بے وقت ہوئی ہے، وقت پر ہونی چاہیئے تھی، آج سے اٹھائیس سال پہلے ہونی چاہیئے تھی، آج بے وقت ہو رہی ہے، اس کی مجھے سمجھ نہیں آتی لیکن چونکہ ہماری پارٹی کا اس کے ساتھ ایک ذاتی Clash آتا ہے اس لئے میں اس کی حمایت کرونگا اور میری پارٹی بھی۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر، جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> پہلے آپ بیٹھیں، لیڈرز بیٹھے ہیں، آپ بیٹھیں۔ بی بی، نگہت بی بی۔

(شور)

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر صاحب، بھٹو صاحب جیسی شخصیت کیلئے صرف یہ ایک شعر سے ابتداء کرونگی کہ:

ؔ
ہم تو مٹ جائیں گے اے ارض وطن
ہم تو مٹ جائیں گے اے ارض وطن
لیکن تم کو زندہ رہنا ہے قیامت کی صبح ہونے تک

اور جناب سپیکر صاحب، جیسا کہ میرے قائد قلندر لودھی صاحب کہہ چکے ہیں، میں اس تفصیل میں نہیں جانا چاہونگی کہ بھٹو صاحب کے ساتھ جو ظلم جو ستم اور جو صعوبتیں ان کو جیل میں ملیں اور جناب سپیکر صاحب، جس ڈکٹیٹر نے ان کو دیں، کچھ لوگ اس ایوان میں بیٹھے ہیں کہ انہی ڈکٹیٹر کی گود میں بیٹھ کے ان کی پروان ہوئی، ان کی تمام سیاسی نشو نما ہوئی۔ بہر حال میں اس مسئلے کی طرف نہیں جانا چاہتی لیکن میں یہ کہونگی کہ چونکہ ہماری پارٹی انتقام کی سیاست پر یقین نہیں رکھتی، ہم سمجھتے ہیں کہ جمہوری طریقوں سے ادارے جو ہیں، وہ پھلے پھولیں اور اس وجہ سے ہم آج اس قرار داد کی حمایت کرنے

کیلئے آپ کے ساتھ بھٹو صاحب کے، جو اتنے عظیم لیڈر تھے، جنہوں نے اسلامی بلاک بنایا، (تالیاں) ہم اس قرار داد کی حمایت بھی کریں گے، اس ہاؤس میں بھی بیٹھیں گے اور اس کو Unanimously پاس کرنے کیلئے آپ کا ساتھ بھی دیں گے۔ جناب سپیکر صاحب، چونکہ ہماری پارٹی انتقام کی سیاست پر یقین نہیں رکھتی۔

جناب سپیکر: شکریہ بی بی۔ جناب پیر صابر شاہ صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: شکریہ جناب سپیکر۔ آج اسمبلی کے اندر جو قرار داد پیش ہوئی ہے۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: ہوئی نہیں ہے، ہونے جا رہی ہے۔

سید محمد صابر شاہ: اچھا، ہونے جا رہی ہے، اچھا شکر ہے کہ پیش نہیں ہوئی۔ (قہقہے) جو قرار داد پیش ہونے جا رہی ہے، اس میں غالباً اس بات کو کہ آج سے میرے خیال میں بیس سال پہلے یا۔

آوازیں: بتیس سال پہلے۔

سید محمد صابر شاہ: جی؟

آوازیں: بتیس سال پہلے۔

سید محمد صابر شاہ: بتیس سال پہلے، اٹھائیس سال، جو بھی عرصہ ہے، میں چونکہ تیزی سے آیا، تھوڑی میری سانسیں ابھی پھول رہی ہیں، جو بھی عرصہ تھا، اس عرصے کے اندر جو پاکستان کی تاریخ ہے جناب سپیکر، پاکستان کی تاریخ کے اندر ذوالفقار علی بھٹو ایک عوامی لیڈر کو جس طرح، مسلم لیگ سے میرا تعلق ہے، ہم اپنی سوچ، اپنا نظریہ رکھتے ہیں، پیپلز پارٹی کے ساتھ بھٹو شہید کے ساتھ یقیناً اختلاف رائے ضرور تھا اور شاید ہے بھی اور رہے گا بھی لیکن جمہوریت کے اندر، جمہوریت نام ہی اسی کا ہے کہ آپ اپنی ایک سوچ رکھتے ہیں، ایک نظریہ رکھتے ہیں اور اسی سوچ اور اس نظریے کے عالم کو لیکر آپ آگے چلتے ہیں، اس کا دفاع بھی کرتے ہیں۔ پیپلز پارٹی کا اپنا منشور، اپنی سوچ، عوامی نیشنل پارٹی کی اپنی سوچ، ہمارا اپنا نظریہ، کیونکہ ہم دو قومی نظریے کے وارث ہیں لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ چاہے وہ کوئی بھی ہو لیکن اس ملک پر جب سے آمریت نے، جب سے فوجی حکمرانوں نے اس ملک کے اقتدار پہ شب خون مارنے کا سلسلہ شروع کیا ہے اور یہ ہمیشہ سے آمرانہ قوتوں کا وطیرہ رہا ہے کہ کسی بھی لیڈر کو ایک محدود قد سے اوپر جانے نہ دیا جائے اور اگر کوئی اپنے قد کاٹھ سے باہر نکلنے کی کوشش کرتا ہے تو پھر اس کے قد کو یا چھوٹا کیا جائے اور یا پھر ذوالفقار علی بھٹو کی طرح پھانسی پر لٹکا دیا جاتا ہے۔ اس قوم کو، اس جمہوری ادارے کو، اس ملک کو کہ

جو جمہوریت کی اس بھٹی میں سے گزر کر قیادتیں جو ہیں وہ سامنے آتی ہیں، لہذا یہاں پہ کوئی قومی قیادت میسر نہ ہو اور ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت جمہوری اداروں کو کام کرنے نہ دیا جائے، ان کی Tenure کو پورا نہ کرنے دیا جائے اور ان کے راستے کو، کبھی بھی کامیابی کی طرف اگر جانا چاہیں، روکا جائے، انہیں ہمیشہ اچھی قیادت سے محروم رکھا جائے اور یہ اس سازش کا حصہ تھا کہ ذوالفقار علی بھٹو کو پھانسی دی گئی اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے، جتنی بھی اس کی مذمت کی جائے، یہ پاکستان کی تاریخ میں اس ملک کے ماتھے پہ ایک بدنما داغ ہے (تالیاں) کہ عدالتوں کو استعمال کرکے عدلیہ کے ذریعے سے جہاں ہمیشہ آمریت کو دوام ملا ہے، اسی آمریت نے عدلیہ کا سہارا لیکر ایک لیڈر کو، ایک قائد کو، ایک قیادت جو اس ملک کے اندر میسر تھی، اس کو قتل کیا، اس کی ہم مذمت کرتے ہیں لیکن جناب سپیکر، گزارش یہ ہے کہ ہمیں یقیناً اس بات پہ افسوس بھی ہے، اس کی مذمت بھی ہونی چاہیئے بلکہ میں یہ کہونگا کہ ذوالفقار علی بھٹو کے کیس کو صرف یہ نہیں کہ ایک محدود پیمانے میں رکھ کر اس کی کھوج لگائی جائے، اس کی تہہ تک پہنچا جائے، اس کے اندر جو عناصر، جن لوگوں کا کردار تھا، اس کو بھی دیکھا جائے۔ چونکہ جناب سپیکر، حقائق پردے کے اندر ہیں، آج بھی حقائق سے پردہ اٹھانے کی کوشش نہیں کی جارہی، آج بھی ذوالفقار بھٹو کی شہادت کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش نہیں ہے، اس کو کیش کرنے کی کوشش ہے۔ ہمیں معلوم کرنا چاہیئے کہ عدالتوں کا کردار کیا تھا، ہمیں معلوم کرنا چاہیئے کہ آمریت کا کردار کیا تھا اور ہمیں یہ بھی معلوم کرنا چاہیئے کہ ہم جو جمہوریت کے دعویدار ہیں، ہمارا کیا کردار تھا؟ (تالیاں) اگر خود احتسابی نہیں ہوگی، اگر ہم احتساب سب کا کریں گے، اپنا نہیں کریں گے تو میں یہی کہونگا جناب سپیکر، سخت لفظ ہے لیکن میں کہونگا کہ یہ حقیقت نہیں ہے یہ محض آنکھوں میں دھول جھونکنے کی بات ہوگی کیونکہ جناب سپیکر، مجھے یاد ہے کہ جب ذوالفقار علی بھٹو کو ضیاء الحق نے پابند سلاسل کیا، ایک دفعہ چھوڑا اور جب ذوالفقار علی بھٹو نے اپنے قائدانہ ولولے کے ساتھ آمر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مری میں اسے کہا کہ تم نے جو جمہوری اداروں پہ شب خون مارا ہے، اس کی تمھیں قیمت دینا پڑی گی اور آرٹیکل 6 کا حوالہ دے کر جب ضیاء الحق کو پھانسی کا پھندہ بتایا تو اس وقت اس نے اپنا ارادہ بدلا، وہ تو اپنی جان بچانے کیلئے، ہم اس سے گلہ نہیں کرتے لیکن اس وقت ہماری جمہوری ایسی قیادتیں بھی تھیں جنہوں نے ضیاء الحق سے کہا کہ ضیاء الحق صاحب! قبر ایک ہے، قبر ایک ہے (تالیاں) اور جانیں دو ہیں۔ قبر ایک، یا تم نے قبر میں جانا ہے یا بھٹو نے قبر میں جانا ہے، فیصلہ تم کرو۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: اس کا جواب ہم دیں گے۔۔۔۔۔

سید محمد صابر شاہ: نہیں نہیں، میں آپ کی بات نہیں کر رہا ہوں، میں سیاسی۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: مسلم لیگ کی طرف سے ایک بول چکے ہیں۔ جناب سپیکر، ہر ایک پارٹی کی طرف سے ایک ایک بول چکا ہے۔ جناب سپیکر، یہ تو سیاسی تقریر کر رہے ہیں۔۔۔۔۔

(شور)

سید محمد صابر شاہ: میں ایک سیاسی قائد کے حوالے سے، میں سیاسی تقریر نہیں کرونگا تو میں یہاں پہ ختم قرآن پڑھونگا؟ میں سیاسی بات کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، یہ کیا بات کر رہے ہیں؟

سید محمد صابر شاہ: میں حیران ہوں کہ میں نے کیا کہہ دیا، میں نے کیا کہہ دیا؟ میں تو حیران ہوں، کیوں یہ اتنا بڑا (شور) میں نے بات کیا کی ہے کہ آپ غصہ ہو رہے ہیں؟

(شور)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں جی۔ (شور) بشیر بلور صاحب! (شور) بشیر بلور صاحب! آپ بیٹھ جائیں۔ بس آپ سارے بیٹھ جائیں (شور) آپ سارے بیٹھ جائیں، آپ سارے بیٹھ جائیں۔ آپ بیٹھ جائیں، عالمگیر صاحب۔ آپ بیٹھ جائیں، پیر صاحب۔ پیر صاحب! تہ کینہ۔ پیر صاحب! ایک دو منٹ کیلئے آپ بیٹھ جائیں، ایک منٹ بیٹھ جائیں۔ آپ پیر صاحب، ایک منٹ کیلئے بیٹھ جائیں تاکہ ہاؤس 'ان آرڈر' ہو جائے۔ آپ ایک منٹ بیٹھ جائیں تاکہ ہاؤس 'ان آرڈر' ہو جائے۔ آپ ایک منٹ بیٹھ جائیں پیر صاحب۔ پیر صاحب! آپ ایک منٹ کیلئے بیٹھ جائیں۔
(شور) پیر صاحب، آپ ایک منٹ بیٹھ جائیں۔

(قطع کلامیاں، شور)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، سارے بیٹھ جائیں۔ پیر صاحب! آپ ایک منٹ کیلئے بیٹھ جائیں۔

(شور)

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، اگر میری کسی بات سے کسی کی دل شکنی ہوئی ہے تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پیر صاحب تشریح کرنا چاہتے ہیں۔ (شور) عبدالاکبر خان! بولیں، آپ کیا بولنا چاہتے ہیں؟ عبدالاکبر خان کا مائیک آن کریں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب، دا خو بنه طریقه نه ده یره۔

جناب سپیکر: سب بیٹھ جائیں۔پیر صاحب کا مائیک آن کریں۔

سید محمد صابر شاہ: میں گزارش کر رہا ہوں کہ میں کسی کی دل شکنی نہیں چاہتا اور مجھے نظر نہیں آ رہی ہے کہ میں نے ایسی کوئی بات کی ہو جس سے میرے ساتھیوں کی دل شکنی ہوئی ہو۔اگر میری ایسی بات جس میں آپ کی دل شکنی ہوئی ہو، قطعاً میرا مقصد کسی کی دل شکنی کرنا نہیں، میں تو اس بات کی طرف آنا چاہتا ہوں، اس بات کی طرف آنا چاہتا ہوں کہ جہاں ذوالفقار علی بھٹو کو پھانسی دی گئی وہاں محترمہ بے نظیر بھٹو کو بھی شہید کیا گیا۔خدا کیلئے اگر ہم ایک بات کو کسی زاویے کی طرف لے جانا چاہتے ہیں، کسی مقصد کی طرف ہم لے جانا چاہتا ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے پیر صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: قرارداد پیش کریں، ہم آپ کا ساتھ دینگے لیکن قرارداد خدا کیلئے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ۔۔۔۔

سید محمد صابر شاہ: جو بات یہ کہتے ہیں تو میری بات میں کونسی چیز انہیں ناپسند ہے؟ میں نے قطعاً ایسی کوئی بات نہیں کی جس میں ہم آپ کی یا کسی کی بھی کردار کشی کریں یا دل شکنی کریں۔

جناب عبدالاکبر خان: بس کړه کنه۔

سید محمد صابر شاہ: (جناب عبدالاکبر خان، رکن اسمبلی سے) ولے بس کړه، ستا تهیکه ده؟ (قہقہے) هغه سپیکر دے هغه به ماته وائی چه بس کړه نو زه به بس کومه۔تو میں گزارش یہ کر رہا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پیر صاحب! پیر صاحب، آپ بزرگ ہیں، پیر صاحب، میری بات سنیں جی۔آپ میری بات سنیں، آپ مٹھاس کے ساتھ ایک بات کہیں کہ میری اگر۔۔۔۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، آپ کہتے ہیں تو میں ابھی باہر چلا جاتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، مت جائیں، کون کہتا ہے کہ آپ باہر جائیں۔۔۔۔۔

سید محمد صابر شاہ: میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ اس قرارداد۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ پیار محبت سے بات کریں تاکہ بات آگے بڑھ جائے۔

سید محمد صابر شاہ: میں آگے بڑھانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: اگر کسی کی دل شکنی۔۔۔۔۔

سید محمد صابر شاہ: ایک آدمی ہو اور ساری حکومت، میں یہ بات کرنا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ میری بات سنیں نا، میری بات آپ نہیں سن رہے ہیں۔

سید محمد صابر شاہ: یہ مناسب نہیں ہے، میرے سپیکر۔ سپیکر، ہم آپ سے انصاف چاہتے ہیں، اس کرسی پر آپ بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے کہہ دیا (مداخلت) بیٹھو نا، خدا کیلئے بیٹھو یار۔ اگر میری کسی بات پر کسی کی دل شکنی ہوئی ہو تو میں معذرت کرتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: بس یہی بات تھی، بات ختم ہو گئی۔

سید محمد صابر شاہ: جو بات ریکارڈ پر رکھنی ہے تو میں گزارش یہ کر رہا تھا، جناب سپیکر، میں گزارش یہ کر رہا تھا۔ (تالیاں) ہو گیا بس ہو گیا، شکریہ۔ تو میں گزارش کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پیر صاحب! آپ نے بڑی اچھی بات کہی میرے خیال میں، Thank you very much۔ آپ نے بڑی اچھی بات کہی، اچھا ماحول بنا دیا، آپ تھوڑا سا بیٹھ جائیں جی۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، میری بات پوری نہیں ہوئی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی صبر کریں، قرارداد تو پیش نہیں ہوئی نا۔ آپ بیٹھ جائیں جی۔ ابھی صبر کریں، قرارداد ابھی پیش نہیں ہوئی۔ آپ نے جو کچھ بولنا تھا بول لیا۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، اس قرارداد میں یہ امنڈمنٹ کی جائے کہ بے نظیر بھٹو جو شہید ہوئی ہیں، اس کے قاتلوں کو، اس میں جو لوگ Involve ہیں، جس آمر کی خود انہوں نے زندگی میں، پرویز مشرف کی بات کی تھی، ان لوگوں کو فوری طور پر۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: قرارداد تو ابھی پیش نہیں ہوئی ہے۔۔۔۔۔

سید محمد صابر شاہ: اگر آپ بے نظیر بھٹو کی بات نہیں کرتے، وہ آپ کی لیڈر تھیں لیکن ہم کہتے ہیں وہ ہماری بھی لیڈر تھیں۔ ہم کبھی بھی ایسی بات نہیں کرتے لیکن بہتر یہ ہو گا، اپوزیشن لیڈر ہیں ہم نہیں، ہم بیٹھ کر اس قرارداد کو، آپ کے ساتھ بیٹھ کر ایک مناسب ڈائریکشن اس کو دے کر پیش کریں تو یہ پورے ہاؤس کی پراپرٹی ہو گی اور اگر یہ یکطرفہ کرتے ہیں تو پھر ٹھیک ہے انکی مرضی ہے، جو کچھ یہ کرنا چاہتے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جی، آپ اجازت دیں۔

جناب سپیکر: میں Repeat کرتا ہوں، میں ساری Proceedings کو Repeat کرتا ہوں۔

Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240 to allow the honourable Members / Ministers to move their resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the honourable Members / Ministers are allowed, to please move their resolution.

(اس مرحلہ پر مسلم لیگ (ن) اور جمیعت علماء اسلام کے ارکان ایوان سے واک آوٹ کر گئے)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، مجھے پہلی بار اس اسمبلی میں یہ پتہ لگا کہ یہاں پر نجومی بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ کیا بات ہے کہ جس وقت آپ نے ایک دفعہ رول سسپنشن کیلئے موشن کو Put کیا ہاؤس میں تو اس کی Oppose میں ایک ووٹ بھی نہیں آیا۔ دوبارہ آپ نے وہی Motion put کیا، پھر بھی ایک ووٹ نہیں آیا۔ اس کا مطلب ہے کہ The whole House agreed that I should move the resolution. ایک۔ جناب سپیکر، دوسری بات یہ کہ جب ریزولیوشن ابھی تک میں نے موو نہیں کی ہے تو بحث کیسی چلتی رہی؟ کیا پتہ لگا کہ میں کیا پیش کرنے جا رہا ہوں، میں کیا پیش کر رہا ہوں۔ جب تک میری ریزولیوشن کے Contents کا پتہ نہیں ہے تو اس پر ڈسکشن کیسی ہو رہی ہے؟ ایک۔ دوسری جناب سپیکر، یہاں پر یہ بات کی گئی کہ یہ پہلے جو پیپلز پارٹی کی حکومت تھی، اس حکومت میں ریفرنس کیوں داخل نہیں کیا گیا جناب سپیکر، کہ دو دفعہ بے نظیر صاحبہ پرائم منسٹر رہیں، اس وقت یہ ریفرنس کیوں داخل نہیں کیا گیا؟ اب جناب سپیکر، کانسٹی ٹیوشن کے جس آرٹیکل کے تحت یہ ریفرنس داخل کیا گیا ہے، میں اس کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ یہ آرٹیکل 186 ہے: "If, at any time, the President considers that it is desirable to obtain the opinion of the Supreme Court"، اس میں پرائم منسٹر کا لفظ نہیں، پرائم منسٹر Empower نہیں، Under the Constitution پرائم منسٹر ریفرنس نہیں بھیج سکتی یا نہیں بھیج سکتا، صرف پریذیڈنٹ ریفرنس بھیج سکتا ہے۔ جناب سپیکر، تو بے نظیر بھٹو اگر رہیں دو دفعہ تو وہ تو پرائم منسٹر تھیں اور جناب سپیکر، اس دفعہ ابھی چونکہ پریذیڈنٹ پاکستان پیپلز پارٹی کے کوچیئر پرسن ہیں اور ہمیں پتہ ہے کہ کورٹس بہت آزاد ہو گئی ہیں اس لئے جناب سپیکر، انہوں نے مناسب جانا کہ چونکہ کورٹس ہر ایک چیز کا سو

موٹوایکشن لیتی ہیں اور کورٹس بڑی آزاد ہیں، ڈکٹیٹر کے ساتھ ٹکر لی ہوئی ہیں تو انہی کورٹس سے ہمارا یہ تھا کہ یہ ہمیں ریلیف دے دینگی۔ جناب سپیکر، میں ابھی ریزولیوشن کی طرف آنا چاہتا ہوں کہ جو ریزولیوشن ہم نے ڈرافٹ کی ہے، میں نے تو بہت سخت ڈرافٹ کی تھی لیکن بشیر خان نے کہا کہ تھوڑا سا اس کو Mild کرلیں جناب سپیکر:

قرارداد

Where as renowned Jurists, both nationally and internationally, as well as people of Pakistan have declared death sentence of Shaheed Zulfiqar Ali Bhutto as Judicial Murder.

And whereas, this fact has been revealed by the Ex Chief Justice of Supreme Court who was member of that bench which awarded death sentence to an elected Prime Minister and a popular leader.

And where as, it is evident that those judges with connivance with a military dictator General Zia ul Haq hanged the popular elected Prime Minister of Pakistan.

Now, the elected representative of this Province do hereby pay rich tribute to the wisdom and intellect of Mr. Asif Ali Zardari, President of Islamic Republic of Pakistan for having initiated the reference to the Supreme Court of Pakistan under Article 186 of the Constitution to reopen the murder case of Shaheed Zulfiqar Ali Bhutto in which he was wrongly and forcefully sentenced to death with coercion of General Zia ul Haq.

This Assembly expects that honourable Supreme Court will respect the sentiments and expectations of the people of Pakistan who are badly hurt by this decision. The courageous and intellectual decision of the President of Pakistan will be appreciated by whole free world and people of Pakistan.

جناب سپیکر، اب اس قرارداد میں اداروں کا کہاں پر ٹکراؤ جارہا ہے؟ ہم تو درخواست کر رہے ہیں سپریم کورٹ سے، ہم تو اپیل کر رہے ہیں جناب سپیکر، ہماری تو Expectations ہیں ایک ایسی سپریم کورٹ سے کہ جو آزاد ہے اور جو ایک ڈکٹیٹر کے ساتھ ٹکر لینا جانتی ہے۔ ہم اپنے انسٹی ٹیوشنز کا ٹکراؤ نہیں چاہتے۔ جناب سپیکر، ہم اس انسٹی ٹیوشن سے انصاف کی توقع رکھ رہے ہیں کہ ہمارے پریذنڈنٹ نے جو ریفرنس بھیجا ہے، یہ سپریم کورٹ ہمیں ریلیف دے دیگی۔

Mr. Speaker: Honourable Bashir Ahmad Bilour Sahib, Senior Minister for Local Government, to please move his resolution.

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب، بہت شکریہ۔ جیسا عبدالاکبر خان صاحب نے کہااور میرے بھائیوں نے اعتراضات کئے، اس وقت آپ کو یاد ہو گا کہ جب پرائم منسٹر بے نظیر بھٹو تھیں تو غلام اسحاق خان پریذیڈنٹ آف پاکستان تھے، تو وہ کیسے ریفرنس پیش کر سکتے تھے؟ اور حالات ایسے بنتے تھے کہ کوئی پریذیڈنٹ بھی اس قابل نہیں تھااور یہ ہے کہ زرداری صاحب جو ہیں، وہ کو چیئر مین بھی ہیں، اسلئے اس وقت اختیار پریذیڈنٹ کو تھا، جیسا کہ انہوں نے کہاکہ پرائم منسٹر کر نہیں سکتا تھا۔ میرے بھائیوں نے بڑی تفصیلاً بات کی اور خاص طور پر اس وقت کی عدالتیں جو تھیں، آپ کے علم میں ہے کہ سب عدالتیں جو تھیں، وہ کسی کے کنٹرول میں تھیں؟ یہ پہلی عدالت ہے پاکستان کی سپریم کورٹ جو ہے، اس وقت اتنی آزاد ہے اور انشاء اللہ ہمیں یقین ہے کہ وہ Decision ٹھیک ہی کرے گی اور انشاء اللہ لوگوں کے Sentiments، اس کو برابر کریگی مگر ہم صرف انہیں ایک ریکویسٹ کر رہے ہیں اور میرے خیال میں ریکویسٹ کرنا نہ کوئی اداروں میں ایک دوسرے پر اختلاف کرنا ہے اور نہ ان میں کوئی جھگڑا ڈالنا ہے۔ بد قسمتی سے اگر یہ ہم سے بیٹھ کر یہ بات کر لیتے تو یہ جوان کا خیال ہے کہ عدالت اور ایگزیکٹیو کا کوئی جھگڑا ہو گا، یہ جھگڑا ہم نہ چاہتے ہیں اور نہ کرتے ہیں اور ہمیشہ ہم عدالتوں کا احترام کرتے ہیں۔ عدالت نے کہاکہ ایف آئی اے کا ڈائریکٹر جنرل Resign کرلے تو اس نے Resign کر لیا، عدالت نے کہاکہ نیب کا چیئرمین Resign کردے اس نے Resign کر دیا تو ہم نے تو Commitment کی ہے، عدالتوں کے سارے حکم تسلیم کئے گئے اور آئندہ بھی انشاء اللہ کرتے ہی رہینگے۔ سپیکر صاحب، تھینک یو۔

ریزولیوشن:

Where as renowned Jurists, both nationally and internationally, as well as people of Pakistan have declared death sentence of Shaheed Zulfiqar Ali Bhutto as Judicial Murder.

And whereas, this fact has been revealed by the Ex Chief Justice of Supreme Court who was member of that bench which awarded death sentence to an elected Prime Minister and a popular leader.

And where as, it is evident that those judges with connivance with a military dictator General Zia ul Haq hanged the popular elected Prime Minister of Pakistan.

Now, the elected representative of this Province do hereby pay rich tribute to the wisdom and intellect of Mr. Asif Ali Zardari, President of Islamic Republic of Pakistan for having initiated the reference to the Supreme Court of Pakistan under Article 186 of the Constitution to reopen the murder case of Shaheed Zulfiqar Ali Bhutto in which he was wrongly and forcefully sentenced to death with coercion of General Zia ul Haq.

This Assembly expects that honourable Supreme Court will respect the sentiments and expectations of the people of Pakistan who are badly hurt by this decision. The courageous and intellectual decision of the President of Pakistan will be appreciated by whole free world and people of Pakistan. Thank you very much.

جناب سپیکر: شکریہ۔

سینئیر وزیر (بلدیات): میں ایک ریکویسٹ کرتا ہوں تمام ہاؤس سے کہ اس کو Unanimously پاس کرے تو We will be very grateful۔

Mr. Speaker: Now the motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member and honourable Minister may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously. (Applauses) Bashir Bilour Sahib, Liaqat Shabab Sahib.

جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری و محاصل): تھینک یو، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر صاحب، ماته د هغه وخت یو شعر یاد شو جی چه کله به مونږه ځلورم پنځم کلاس کښې وو، وائی چه:

حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

جناب سپیکر صاحب، نن یو داسې ریزولیوشن زمونږ دې خیبر پختونخوا اسمبلئ Unanimously پاس کړو چه په هغې باندې دا ټول هاؤس د خراج تحسین مستحق دے۔ زه د خپلو مشرانو، د اکرم درانی صاحب، د قلندر لودهی صاحب، د سکندر شیرپاؤ صاحب او د خپلې خور نګهت اورکزئی

صاحبے او د پیر صابر شاہ صاحب هم مننه او شکریه ادا کوم چه دوئ د خپل جمهوری کردار مطابق د تاریخ د یو داسے فیصلے خلاف په دے ریزولیوشن کښے خپل کردار ادا کړو چه هغه نه صرف زمونږ د پاکستان د عدلیے د پاره یو تور داغ وو بلکه بین الاقوامی طور باندے هم چه زمونږ د ملک د عدلیے چه کوم ساکه مجروح شوے وو نو هغه ځان له یو باب دے۔ په 04 اپریل 1979 کښے جی زمونږ د ملک او خاصکر د اسلامک ورلډ او بیا د هغے نه هم مخکښے د تهرډ ورلډ یو داسے قائد چه خپل یو تاریخی کردار دے ، د هغه خلاف یو سازش او شو او وړومبے منتخب د اسلامی ملکونو چه کوم چیئر مین وو، هغه یو سازش د یو نام نهاد قتل کیس کښے پهانسی کړے شو جی۔ دغه پهانسی جی صرف زمونږ د ملک نقصان نه وو، زمونږ د عوام نقصان نه وو، د دے نقصانات چه کوم نن زمونږه اسلامی دنیا Face کوی لګیا ده، د دے نقصان چه نن کوم زمونږ تهرډ ورلډ Face کوی لګیا ده، د هغے Remedies مونږ ته په دے نه شی ملاویدے چه مونږ دا ریفرنس پیش کړو او عدلیه به د هغے مطابق فیصله په هغے ورکوی، د پیپلز پارټئ د وړومبے ورځ نه جی دا مزاج دے او دا کردار دے چه مونږ قطعاً انتقامی سیاست باندے Believe نه دے ساتلے او نه مونږ کوؤ۔ د افسوس خبره ده نن مونږ ته دا وئیلے شی په یو ریفرنس باندے چه بهئ، دا د عدلیے سره ټکراؤ روان دے۔ د عدلیے د پاره د ټولو نه زیاته قربانی چه چا ورکړے وه په هغے کښے زمونږ ورکران هم شهیدان شوی دی جی۔ زما مشرانو حاجی بشیر بلور صاحب او زما پارلیمانی لیډر عبدالاکبر صاحب د آئین د آرټیکل 186 حواله ورکړه چه دا ریفرنس په دے ټائم ولے مونږ پیش کړو خو زه دے سره دے نه علاوه لږ مخکښے هم جی وضاحت کول غواړمه چه هغه ټائم که پریذیډنټ زمونږ نه وو خو دغه شے په ریکارډ باندے دے چه د هغه پینل یو جسټس چه سابقه چیف جسټس دے ، جسټس نسیم حسن شاه صاحب، هغه په 2004 کښے په خپل کتاب کښے دا شے ایډمټ کړو چه مونږ د مارشل لاء د پریشر لاندے شهید ذوالفقار علی بهټو صاحب ته Death sentence ورکړے دے نو هغه ټائم پورے دا شے په ریکارډ نه وو راغلے ، دا ځکه زمونږه دا ریفرنس پیش کولو کښے Delay شوے دے او چه څنګه زما مشرانو اووئیل چه نن خو صدر پاکستان هغه آرټیکل 186

لاندے موؤ کولے شی نو هغه موقعے نه مونږ فائده اغستے ده خو عرض صرف دا دے جی چه دلته زمونږ ملګرو اووئیل دا زمونږ کار نه دے ، کیس په عدلیه کښے Submit شوے دے ، تاریخ لګیدلے دے۔ زه دا ګزارش کوم جی چه دا د اسمبلئ استحقاق خو نه دے او نه اسمبلئ سره دا اختیار شته چه هغه به د جوډیشری کردار ادا کوی۔ مونږ خو صرف د هغه ظلم، د هغه جبر چه تاریخ خپله ځان سرګند کړو د جسٹس نسیم حسن شاه په شکل کښے ، چه دا مونږ ظلم کړے دے او دا د یو ډیکٹیٹر د پریشر لاندے ، مونږ خو د هغه جبر عدلیے ته کیس وړاندے کړو۔ عدلیے د آزادئ نه څوک انکار کولے شی جی؟ که مونږ ته دا خبره کیږی چه د عدلیے آزادی نه منو، د عدلیے د آزادئ د پاره د پیپلز پارټئ د نورو پارټو غونده خپل کردار دے او قربانئ دی۔ د عدلیے آزادی د دے نه سیوا به پیپلز پارټی څه منی چه زمونږ منسټران، فیډرل منسټران لوئر کورټونو ته پیش کیږی لګیا دی په کیسونو کښے ، د دے نه زیات د عدلیے احترام مونږ څه کولے شو؟ مونږ خو نن دا منو چه عدلیه نن آزاده ده، په عدلیے چه دا کوم تور داغ لګیدلے دے ، د اسلامی جمهوریه پاکستان یو منتخب وزیر اعظم، د اسلامک ورلډ وړومبے منتخب چیئرمین د تهرډ ورلډ خالق، د هغه قتل چه کوم بهیمانه شوے دے ، هغه داغ به عدلیه پخپله اوس صفا کوی، مونږ خو ئے نه شو صفا کولے ، نو دا نن د وخت تقاضه ده، یو تاریخی جبر چه کوم شوے دے او په څه طریقه، مونږه دا هم نه غواړو د عدلیے نه چه په دیکښے کوم خلق Involve دی نو هغوی ته د سزا ملاؤ شی، مونږ د پیپلز پارټئ همیشه خپلے دا قربانئ چه دی، خپل بدل چه دے هغه خدائے ته سپارلے دے او تاریخ ښودلے دے چه کله مونږ خدائے ته خپل هر څه سپارلی دی نو تاریخ ښودلی دی چه کله شهید بابا شهید کړے شو نو زما مظلومه خور شهید بی بی، محترمه بینظیر بهټو صاحبه، زما مظلومه مور چه اوس هم بیماره ده، بیګم نصرت بهټو صاحبه، هغوی ته به هغوی هغه بنیادی حق هغه ټایم کښے ورنه کړے شو چه د خپل پلار او د خپل خاوند مخ ئے لیدلے وے خو چه کومه مونږه فیصله خدائے ته پریښودے ده نو بیا هغه آمر په اقتدار باندے ناست وو، نو چه کله د خدائے ګرفت راځی نو هغه اقتدار سره هغه داسے انجام ته اورسیدو چه د هغه بچو هم د هغه مخ نه شو لیدے۔ دلته دا خبره

کیږی چه د شهیدے بی بی ذکر راشی، د شهید بی بی Judicial murderنه دے شوے، د شهیدے بی بی Murderچه دے هغه د دهشت گردئ په لاس شوے دے ،هغه د دے قوم او د دے ملک د تحفظ د پاره چه کوم جدوجهد وو، مونږ د شهیدے بی بی خپل شهادت هم ختمول نه غواړو، د شهیدے بی بی د پاره یو ځلور کسان به پهانسی شی نو د شهید بی بی هغه کردار به ختم شی۔ مونږ نه غواړو، مونږ دا فیصله هم په خدائے پریښے ده، دا زمونږ ایمان دے، د پیپلز پارټئ تاریخ جی د خپل ملک او د قوم د پاره د قربانو نه ډک دے، زمونږ د لاشونو یو تاریخ راروان دے۔ که مونږه دلته شاهنواز بهټو صاحب یاد کړو، که مونږ دلته میر مرتضیٰ بهټو صاحب یاد کړو، که مونږه خپله مظلومه خور شهید بینظیر بهټو صاحبه یاده کړو خو مونږ صرف دا غواړو چه تاریخ چه کوم غلط رقم شوے وو، د هغے تصحیح د اوشی او عدلیه د خپل کردار ادا کړی او بال چه کوم دے د عدلیے په کورټ کښے دے۔ اوس عدلیه دا غواړی چه هغه دا تور داغ چه کوم د پاکستان په عدلیے باندے هغه ټائم بعضے ججانو لګولے وو نو که هغه دا Remove کول غواړی، مونږ به ئے Appreciate کوؤ، که نه کول غواړی هم به یو تاریخ جوړیږی، هغه به هم بیا خپل وخت باندے سرګندوی ځان چه څنګه نن دوه دیرش کاله پس دا تاریخ خپل ځان سرګند کړو، نو په دغه وجه باندے دا نن چه کوم ریفرنس پیش شوے دے جی، په هغه لحاظ باندے زه د خپل ټول august House او خصوصاً د خپل اپوزیشن لیډرانو، د مشرانو، د ملګرو ټولو مشکور یمه چه هغوی نن یو جمهوری کردار او د ظلم او د جبر چه کوم کردار ادا شوے وو، د هغے Against خپل کردار ئے ادا کړے دے۔ زه ټولے اسمبلئ ته خراج تحسین پیش کوم۔ شکریه جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ جی۔اب پروسیڈنگز کی طرف سے آتے ہیں۔پروسیڈنگز میں عبدالاکبر خان!اگر یہ،جی میاں صاحب۔

<u>میاں افتخار حسین(وزیر اطلاعات):</u> جناب سپیکر! یو منټ جی، په دے یو خبره دوه کوؤ ځکه چه وخت هم دا سے دے ، ورځ هم د جمعے ده۔

<u>جناب سپیکر:</u> د جمعے ورځ ده کنه جی۔

وزیراطلاعات: تاسو به بیا د عبدالاکبر خان نه خیر دے تپوس اوکړئ۔ د ټولو نه اول خو جی د ټولے اسمبلئ د زړه د کومی نه مشکور یم چه هغوی په دے قرارداد کښے ملګرتیا اوکړه، Unanimously پاس شو او د ټولو نه ښه خبره دا ده چه مونږ کومه خبره غوښتے ده د عدالت نه، مونږ د تاریخ د درست کولو د پاره غوښتے ده او د تاریخ درست کول چه کوم دے دا د ټولو په فائده کښے دی۔ دا یوه بهانه کول او بله بهانه کول، دا صرف ځان خرابول دی۔ که یو وخت راغلو چه مونږ دا د عدالت نه تپوس کولے شو، نه مو د غلام اسحاق په ذریعه کولے شو او نه مو د لغاری په ذریعه کولے شو نو که نن یو وخت راغلو چه هغه د ټول پاکستان Unanimous President دے او هغه نن په دغه ځائے ناست دے او تپوس کولے شی نو دیکښے څه قباحت دے چه هغه به مطلب خلقو ته به په دے خبره تکلیف وی؟ زه وایم چه تاریخ درست کول غواړی او چه وخت کله کله هم سیاستدانانو له موقع ورکوی، پکار ده چه د هغے نه فائده واخلی او دا هغه وخت دے۔ مونږ د عدالت په بنیاد د نهه ججانو بنچ او په هغے کښے دوه چه کوم دے د مینځه لاړل او اووه ججانو کښے درے وائی چه دا ټهیک دے او درے وائی چه ټهیک نه دے، د پاکستان په هسټرئ کښے داسے ماته یو مقدمه اوښایئ چه هغه د پهانسئ مقدمه وی او د دریو ورسره اختلاف وی او هغه پهانسی شوے وی، سیوا د بهټو صاحب نه، نو دا عدالتی قتل نه دے نو نور څه دی؟ په دیکښے د حیلو بهانو ضرورت څه دے او په دیکښے د نورو خبرو ضرورت څه دے؟ مونږ په دے اسمبلئ کښے دے درے کاله کښے چه مونږ کوم Role playکړے دے، مونږ د دے خبرو نه چل ایزده کړے دے نو ډیر په ایماندارئ هم Role playکړے دے۔ مونږ د بهټو صاحب حالات هم لیدلی دی، مونږ بیا د نواز شریف صاحب حالات هم لیدلی دی، مونږ د بینظیرے صاحبے حالات هم لیدلی دی، مونږ لغاری هم لیدلی دے، مونږ دلته غلام اسحاق لیدلی دے، د هغے تجربے نه پس مونږ د هغے ایماندارئ لار خپله کړے ده او مونږ ډیر په خلوص سره د هر چا د پارټئ د لیډرانو احترام کړے دے او مونږ د خپلے پارټئ د لیډرانو په حواله چه د پاکستان په هیسټرئ کښے د باچا خان کردار، د ولی خان کردار چه هغه چرته د مارشل لاء په غیږ کښے ناست نه دی، هغوی چرته د

مارشل لاء، د فوجیانو بوټان پالش کړی نه دی، هغوی چرته داسے حکومت کښے ناست نه دی چه د مارشل لاء د سوری د لاندے جوړ شوے دے۔ دا هسټری په دے پاکستان کښے چا جوړه کړے ده، پاکستان جوړ نه وو هم زمونږ مشرانو سیاست کوؤ، چه پاکستان جوړ شو هم زمونږ مشران سیاست کوی۔ مونږ د اصولو سیاست کړے دے، د ایمانداریٔ سیاست مو کړے دے، هاں، مونږ ټول عمر چه چا راسره زیاتے کړے دے، زیاتے هیریږی نه، مونږ د خپل سیاست او د ملک په خاطر بخښنه ضرور کړے ده او مونږ د مخکښے تلو د پاره دا ټولے لارے ټاکلی دی۔ که نن په دے فلور باندے چه هر رنګه خبره شوے وی، زه د پیر صاحب په دے باندے شکریه ادا کوم چه هغه د خپل هغه الفاظو معذرت اوکړو چه چا ته دلته ټهیس رسیدلے وی، زه هم هغه خبره کول نه غواړم چه د چا زړه ته نقصان اورسی یا خفګان اورسی۔ مونږه ټول عمر دا لیډران خپل لیډران ګڼړلی دی۔ نن سکندر صاحب دلته ناست وو، زما زړه خوشحاله وو چه هغه په دے ځائے کښے په رښتیا باندے چه هغه بهټو صاحب ته لیډر وئیلو نن ناست وو۔ که دے نن وتے وے نو دا به ډیر چه کوم دے داغ دار کردار وو، نو زه د هغه هم شکریه ادا کوم زه د قاف د ملګرو هم ډیر په ایمانداریٔ شکریه ادا کوم چه ډیر په نره باندے ئے خبره اوکړه چه مونږ د انتقام په بنیاد سیاست نه کوؤ۔ زه د هغے اپوزیشن مشرانو هم شکریه ادا کوم چه دا خبره ئے متنازعه نه کړه او ډیر د ورورولئ ماحول کښے مونږ ته ئے دا موقع راکړه چه Unanimously مونږه دا قرارداد پاس کړو *(تالیاں)* لهذا مونږ دا ماحول ژوندے ساتل غواړو او د دے په بنیاد باندے مونږ د بهټو صاحب، رښتیا خبره دا ده چه خلق وائی چه سندھ کارډ Play کوی، نو بهټو صاحب د سندھ نه وو، دا غلط نوے خبره ده، بینظیره بی بی د سندھ نه وه، دا غلط نوے خبره ده، دا کارډ نه دے دا حقیقت دے او د حقیقت په بنیاد چه کومے فیصلے شوے دی، د هغے نتیجه چه پاکستان ته ملاؤ شوے ده، د نقصان په شکل کښے ملاؤ شوے ده، لهذا مونږ نن ټول سیاسی پارټیٔ نن سیاسی ګوندونه مونږ په دے خبره یو یو او مونږ عدالت ته ډاډ ګیرنه ورکو، مونږ عدالت مضبوطوؤ، دا اخلاقی سپورټ دے عدالت د پاره، که سبا عدالت دا فیصله وائی چه غلطه شوے ده، کیدے شی چه د هغے د ننه هغه ججان او د هغوی

همدرد د هغوی خلاف نورے خبرے شروع کړی، لهذا مونږ موجوده ججان مضبوطوؤ او هغوی ته اخلاقی سپورټ ورکوؤ چه دا یو وخت دے چه تاریخ صفا شی او مونږ د افتخار چودهری او د هغه ملګرو باندے دا اعتماد دے چه هغه د عوامو په وینو باندے چه کوم دے دلته په دے تحت باندے ناست دے او نن جج دے ، زمونږ ترے توقع ده چه هغه به په ایماندارئ خبره کوی ځکه چه کومو ججانو فیصله کړے وه، هغوی پخپله تسلیم کړه چه دا عدالتی انتقام وو۔ د نسیم حسن شاه هغه بله ورځ په ټی وی باندے هم هغه انټرویو نشر کیده، هغه وائی چه او زه معذرت خوا یم، دا غلطی مونږه نه شوے ده۔ کتاب ئے لیکلے دے ، په لیکلو کښے موجود ده، نو چه کوم جج فیصله کړے ده هغه پخپله په خپله فیصله باندے ستومانه دے نو مونږ سیاسی خلقو ته په دے وخت د دے خبرے هیڅ ضرورت نشته چه مونږ په دیکښے کنفیوز شو، مونږ کنفیوز نه یو۔ که دا ظلم د پیپلز پارټئ سره شوے دے ، هم ورسره ولاړ یو، که دا سے ظلم د مسلم لیګ نون سره کیږی، هم ورسره ولاړ یو، که جمعیت علماء اسلام سره کیږی، هم ورسره ولاړ یو۔ که د قاف سره کیږی، هم ولاړ یو۔ چه په دے ملک کښے د چا سره هم دا ظلم کیږی، مونږ د باچا خان سپاهیان په نره به د هغے خلقو سره ولاړ یو، مونږه په یره باندے په شاه کیږو نه۔ ډیره مننه، ډیره شکریه۔

جناب سپیکر: شکریہ میاں صاحب۔ عبدالاکبر خان! آپ کے منسٹر صاحب نہیں ہیں، یہ ایڈجرنمنٹ موشن اگر وہ موجود ہوں اور پیش کریں تو مناسب ہوگا۔

جناب عبدالاکبر خان: کونسی والی جی؟

جناب سپیکر: یہ ہائرایجوکیشن کی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میری صرف اس میں ایک درخواست ہوگی، میں اس کو پیش کرونگا، میرے خیال میں اگر ہاؤس اس کو ایڈمٹ کرے تو جب ڈسکشن کیلئے آپ Date رکھیں گے تو اسی پر وہ آنریبل منسٹر صاحب آئیں گے، وہ جس دن آئیں گے تو آپ وہ دن ڈسکشن کیلئے رکھ دیں۔

تحریک التواء

Mr. Speaker: Okay. Mr. Abdul Akbar Khan, move your adjournment motion No. 263 in the House.

جناب عبدالاکبر خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے جو کہ ہائر ایجوکیشن کمیشن کو صوبوں کے حوالے کرنے سے پیدا ہوا ہے۔ چونکہ چند مفاد پرست اس فیصلے کی مخالفت کرتے ہیں اس لئے عوام میں بے چینی پیدا ہوئی ہے، کارروائی روک کر اس پر بحث کی اجازت دی جائے۔

میں چھوٹی سی Statement دے دونگا، پھر ہاؤس اگر ایڈمٹ کرانا چاہتا ہے تو پھر اس کو ایڈمٹ کرلے گا۔ جناب سپیکر، یہ کچھ دنوں سے ٹیلی وژن پر، اخباروں میں بہت زیادہ اس بات پر بحث جاری ہے کہ ہائر ایجوکیشن کمیشن کو صوبوں کے حوالے کرنے سے یہ تباہ اور برباد ہو جائے گا اور جناب سپیکر، بات تو یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ یونیورسٹیز کے وائس چانسلرز بھی ابھی کانفرنسیں اور پریس کانفرنسیں کر کے اس ایکشن کی مخالفت کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر، مجھے ایک بات سمجھ نہیں آرہی ہے، میں جناب سپیکر، آپ کی توجہ آئین کے آرٹیکل 142 کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ یہ آپ 142 کا (c) دیکھیں:

"Subject to the Constitution- a Provincial Assembly shall, and [Majli-e-Shoora (Parliament)] shall not, have the power to make laws with respect to any matter not enumerated in either the Federal Legislative list" جناب سپیکر، اس کا مطلب یہ ہے کہ صوبائی اسمبلی واحد ایک ادارہ ہے کہ جو ان ساری چیزوں کے متعلق قانون سازی کر سکتی ہے۔ چونکہ فیڈرل لیجسلیٹیو لسٹ میں نہیں ہے جناب سپیکر، اسکا مطلب ہے کہ مجلس شوریٰ یعنی پارلیمنٹ صرف ان کیلئے لیجسلیشن کر سکتی ہے جو فیڈرل لیجسلیٹیو لسٹ میں ہوں، یہ میں 142 کا (c) کہہ رہا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ نیا ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، یہ نیا ہے۔ پھر جناب سپیکر، میں آئین کی جو لسٹ ہے، وہ Page 208 کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر، اس میں یہ ہے، یہ فیڈرل لیجسلیٹیو لسٹ ہے، یعنی فیڈرل لیجسلیٹیو لسٹ کے علاوہ جو بھی چیزیں ہیں، ان پر قانون سازی کا اختیار صوبائی اسمبلی کو ہے تو جناب سپیکر، یہ فیڈرل لیجسلیٹیو لسٹ میں میں ان وائس چانسلرز سے، جو بہت قابل ترین لوگ ہیں، میں ہائر ایجوکیشن کمیشن کے جو بہت بڑے بڑے لوگ ہیں، ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ مجھے اپنی اس فیڈرل لیجسلیٹیو لسٹ میں ہائر ایجوکیشن کا لفظ بتا دیں؟ اسکا مطلب یہ ہے کہ یہ باب بند ہو چکا ہے۔ 18th amendment کے بعد جب ایجوکیشن کنکرنٹ لسٹ میں تھا تو فیڈرل کے ساتھ، اسمبلی کے ساتھ،

پارلیمنٹ کے ساتھ اس پر لیجسلیشن کا اختیار تھا لیکن جیسے ہی 18th amendment کے بعد کنکرنٹ لسٹ ختم ہو گئی، جو صرف فیڈرل لیجسلیٹیو لسٹ رہ گئی تو فیڈرل لیجسلیٹیو لسٹ کے علاوہ جو بھی چیزیں ہیں، وہ ساری صوبوں کو Devolve ہو گئیں جن میں ایجوکیشن بھی شامل ہے اور ہائر ایجوکیشن بھی ایجوکیشن کا حصہ ہے، یہ نہیں ہے کہ فیڈرل کی ایجوکیشن صوبوں کو Devolve ہوئی ہے، ہائر ایجوکیشن صوبوں کو Devolve ہوئی ہے، کالجز ایجوکیشن صوبوں کو Devolve ہوئی ہے اور Higher Education devolve نہیں ہوئی ہے، تو میں ان لوگوں کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ مجھے بتادیں کہ فیڈرل لیجسلیٹیو لسٹ میں ہائر ایجوکیشن کا لفظ کدھر ہے کہ جب آپ کہتے ہیں کہ اسکو صوبوں کے حوالے نہ کیا جائے؟ ایک۔ دوسرا جناب سپیکر، میرا پوائنٹ یہ ہے کہ جب ڈیڑھ سال تک 18th amendment پر Deliberation ہوتی رہی، جب ڈیڑھ سال تک سارے پولیٹکل پارٹیز کے نمائندے، سارے سیاسی جماعتوں کے نمائندے اس 18th amendment پر ڈسکشن کر رہے تھے اور جب یہ Devolve ہو رہی تھی، جب کنکرنٹ لسٹ Abolish ہو رہی تھی، اس وقت ان جماعتوں کے نمائندوں نے کیوں یہ مسئلہ نہیں اٹھایا کہ ہائر ایجوکیشن کو آپ فیڈرل لسٹ میں ڈال دیں؟ جناب سپیکر، ڈیڑھ سال تک یہ چلتی رہی، پھر اسکے بعد یہ پارلیمنٹ میں آئی، پارلیمنٹ نے اس کو پاس کیا، نیشنل اسمبلی نے، پھر یہ سینٹ میں آئی، سینٹ نے اسکو پاس کیا، جناب سپیکر، اب تو یہ آئین کا حصہ بن چکی ہے، وہ کونسی طاقت ہو گی جو صوبوں سے یہ اختیار لے گی، وہ کونسا وائس چانسلر اور کونسا چانسلر ہو گا، جو ان صوبوں کا اختیار Devolve ہوا ہے کیا ہمارے صوبے کے پاس یا کسی اور صوبے کے پاس ہائر ایجوکیشن کو سنبھالنے کیلئے، ہم سب بے وقوف ہیں، ہم میں کوئی عقل والا نہیں ہے، ہم میں کوئی اس طرح آدمی نہیں ہے جو ہائر ایجوکیشن کو سنبھال سکے؟ اور میں تو یہاں تک کہہ دونگا، میں آپکی توجہ آرٹیکل (6) کی طرف دلانا چاہتا ہوں جناب سپیکر، آپ یہ ذرا پڑھ لیں، میں تو اسکو سمجھتا ہوں کہ جب آئین اس صوبے کو اختیار دیتا ہے کہ ہائر ایجوکیشن اس صوبے کے ساتھ ہو گا اور لوگ کہیں گے کہ یہ نہیں ہو گا تو وہ آرٹیکل (6) کے مطابق: Any person who abrogates or subverts or suspends or holds in abeyance, or attempts or conspire to abrogate or subvert or suspend or hold in abeyance, the Constitution by use of force or show of force or by any other unconstitutional means، یہ جو سارے کر رہے ہیں، یہ جو سارے کر رہے ہیں یہ آئین کی خلاف

ورزی کررہے ہیں اور جب آئین کی خلاف ورزی کررہے تو آرٹیکل (6) کے وہ ہورہا ہے، انکو پھانسی کی سزا دینی چاہیئے۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ اس کو ایڈمٹ کی جائے جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: یہ 'انٹر پراونشل' کا کون ہے منسٹر صاحب؟ (میاں افتخار حسین سے) آپ؟ جی، آپ اس پر وہ کریں کیونکہ آپ ادھر مرکز کے ساتھ ڈیل کرتے ہیں، گورنمنٹ کی طرف سے آپ جواب دیں تاکہ اسکو ایڈمٹ کریں۔ پیر صاحب، اس کو ایڈمٹ کریں تو پھر بات ہوگی۔ گورنمنٹ کی طرف سے صرف جواب چاہتے ہیں۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب، آپکی بڑی مہربانی۔ ذرا سنجیدگی چاہونگا۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ سپورٹ کرتے ہیں یا وہ کرتے ہیں جی؟

وزیر اطلاعات: ایسا ہے کہ چونکہ میں خود کافی اجلاس Attend کر چکا ہوں اور یہ ایک منظم سازش کے تحت ایک لابی ہے ایچ ای سی کے حوالے سے، آپ اندازہ نہیں کر سکتے کہ بیس لاکھ، پندرہ لاکھ کی تنخواہ لینے والے حضرات بیٹھے ہوئے ہیں، وہ کب کہیں گے کہ اس سفید ہاتھی کو ختم کیا جائے؟ وہ ایک سازش کے تحت اس کو رکھنا چاہتے ہیں اور پھر انہوں نے، جن سیاسی پارٹیوں نے یہ 18th amendment کی ہے، انکو گھیرے میں لینے کی کوشش کررہے ہیں۔ اعلیٰ تعلیم کیسے حاصل کی جائے گی؟ بابا، ایچ ای سی نہیں تو آپ کیسے اعلیٰ تعلیم تک پہنچ گئے، آپ نے کہاں سے حاصل کی؟ (تالیاں) ایچ ای سی تو یونیورسٹی گرانٹ کمیشن تھا۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، میاں صاحب! ایک منٹ۔ یہ میرے میڈیا کے دوستوں سے گزارش ہے کہ جب تھوڑے سے اختلاف کی وجہ سے ہلہ گلہ کی بات ہوتی ہے تو آپ بہت اچھی پکچرز لیتے ہیں۔ اب آپ آرام سے بیٹھے ہیں تو یہ کم از کم ایک Healthy activity آگئی، ایک اسمبلی کی اچھی کارکردگی ہورہی ہے تو Full coverage، Positive اور Constructive Activities کو کو زیادہ دے دیں۔ بجائے اسکے کہ ہمارے آپس میں تھوڑے بہت اختلاف ہوتے ہیں، اس چیز کو میری گزارش ہوگی کہ زیادہ 'ہائی لائٹ' نہ کریں۔ یہ ایک Positive activity آئی ہے، اس صوبے کے حقوق کی بات آئی ہے، اس کی پوری پکچر، اسکو پورا پکچرائز کریں جی۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب، بڑی مہربانی۔۔۔۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): فلور ما سره دے، فلور ما سره دے۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه جی نه، دوئ صرف جواب ورکوی د گورنمنټ د طرف نه چه ایډمټ کړو که نه؟

وزیراطلاعات: درانی صاحب! زه حکومتی موقف لږ دغه کومه، کوم کوم-----

جناب سپیکر: Yes د گورنمنټ View اخلو چه دوئ مخالفت کوی که نه، مخالفت کوی او که Favour کوی؟

وزیراطلاعات: سپیکر صاحب، صرف اپنا موقف اس لئے کہ کل کو اخبار میں جو کچھ آئے گا، یہ تو ایڈمٹ ہو گی تو اس پر بحث کی جائے گی لیکن چونکہ وہ پریس کانفرس بھی کر چکے ہیں، وہ یہ بھی کہہ چکے ہیں کہ ہم نے اس کو مسترد کر دیا۔ کوئی بھی پاکستان کا شہری آئین کا ترمیم شدہ جو بھی ایکٹ ہے، وہ مسترد نہیں کر سکتا، یہ انکے دائرہ اختیار میں ہے نہیں، تو وہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے مسترد کر دیا؟ لہذا ہم اسکی اس Stance کو مسترد کرتے ہیں کہ انہوں نے غیر آئینی طریقے سے اجلاس بلا کر اپنے حقوق کا تحفظ کرنے کیلئے بات کی ہے۔ ایک بات اور بتاتا چلوں، وائس چانسلر بھی ہے، کنسلٹنٹ بھی ہے، وائس چانسلر کی تنخواہ بھی لے رہا ہے، کنسلٹنسی کی تنخواہ بھی لے رہا ہے اور اتنی بھاری تنخواہ کہ آپ تصور نہیں کر سکتے۔ جس وائس چانسلر کی آج اخبار میں فوٹو چھپی ہے، جس نے کہا ہے کہ ہم اسکو مسترد کرتے ہیں وہ خود کنسلٹنٹ ہے، وہ اتنی تنخواہ لے رہا ہے کہ آپ تصور نہیں کر سکتے۔ ان سے کوئی پوچھئے کہ وائس چانسلر ہو تو وائس چانسلر بنو-----

جناب سپیکر: میاں صاحب! ڈیٹیل میں پرسوں ہم اسکو لیتے ہیں، آپ اس کو Oppose کرتے ہیں یا سپورٹ کرتے ہیں؟

وزیراطلاعات: ایک نکتے میں اس کو سمیٹ لیتا ہوں۔ کل کو اس میں وزیراعلیٰ صاحب نے ہمارا مفصل اجلاس بلایا ہے تمام وائس چانسلروں کا، ان سے بھی ہم بات کریں گے اور اس سلسلے میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ جو بھی یہاں پر ایک غلط فہمی پھیلائی جارہی ہے کہ سکالرشپ پہ گئے ہوئے لوگوں کا کیا ہوگا؟ آج بھی حکومت قائم ہے اور کل بھی حکومت تھی، ایچ ای سی خود کچھ چیز نہیں ہے، حکومت نے ایک کو سکالرشپ پہ بھیجوایا ہے، ہم ذمہ داری قبول کرتے ہیں، وفاقی حکومت اور صوبائی حکومت کے جو بھی پی ایچ ڈی کیلئے گئے ہیں، انکا ایک لمحہ بھی ضائع نہیں ہوگا، ہم مالی طور پر انکو مکمل سپورٹ دیں گے اور وہ ہماری اس دھرتی سے گئے ہیں۔ پھر بعد میں یہ کہتے ہیں کہ انکی ڈگریاں کون Verify کرے گا؟ تم کون ہوتے ہو؟ Verification تو یونیورسٹی کرتی ہے جہاں سے لوگ تعلیم حاصل کرتے ہیں، چوکیداری کیلئے بیٹھے ہو،

آج قبضہ جمانے آرہے ہو، ہم نے تمہیں بنایا ہے، یہی پارلیمنٹرینز ہیں اور پارلیمنٹرینز کو یہ حق حاصل ہے کہ اس میں ترمیم بھی کریں، اس سفید ہاتھی کو چھوٹا بھی کریں، لہذا عبدالاکبر خان صاحب نے یہاں پر جو ایڈجرنمنٹ موشن پیش کی ہے، ہم سپورٹ کرتے ہیں کہ اس کو ایڈمٹ کیا جائے۔اس پر مفصل بحث کی جائے تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Thank you. Is it the desire of the House that the adjournment motion, moved by the honourable Member, may be admitted for detail discussion under rule 73? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it, the adjournment motion is admitted for detail discussion under rule 73.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Mufti Kifayatullah Sahib, to please move his call attention notice No. 519 in the House. The honourable Mufti Kifayatullah Sahib.

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ مانسہرہ شہر میں پانچ مساجد کی زمین ہے اور اس مشترکہ زمین کو عظیم اللہ خان سواتی نے 1941 میں بیعہ بنام مساجد کرکے مساجد کے حوالے کر دیا۔ ترسٹھ کنال کی زمین پر محکمہ اوقاف کا بھی دعویٰ ہے حالانکہ انتقال مساجد کے نام پر ہے، عدالت میں کیس چلا ہے اور مقامی عدالت نے مساجد کمیٹی کے حق میں فیصلہ بھی کیا ہے۔ اب محکمہ اوقاف بے جا مداخلت کر رہا ہے اور اس مشترکہ مساجد کمیٹی کی مرضی کے خلاف زمین کسی کو دینا چاہتا ہے۔ محکمے کی اس بے جا مداخلت اور قبضے کی وجہ سے نقص امن کا خطرہ موجود ہے، براہ کرم محکمہ اوقاف کو غیر قانونی اور بے جا مداخلت سے روکا جائے۔

زہ دے باندے یو دوہ منتہ خبرہ او کړم-----

جناب سپیکر: زما خیال دے کلیئر شے دے، دومرہ پہ دغہ بہ نہ وی، د دوئ نہ بہ View واخلو چہ څہ وائی ؟ آنریبل منسٹر صاحب، ریونیو، ریونیو یا اوقاف۔

حاجی قلندر خان لودھی: یہ دونوں کھڑے ہوئے ہیں جی۔

جناب سپیکر: (جناب نمروز خان، وزیر برائے اوقاف سے) حاجی صاحب! آپ جی، آپ۔

جناب نمروز خان(وزیراوقاف ومذہبی امور): (قہقہے) جناب سپیکر، میں یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ترسٹھ کنال نہیں ہے بلکہ ستاسی کنال چودہ مرلے زمین ہے۔

جناب سپیکر: ستاسی کنال ہے۔

وزیراوقاف ومذہبی امور: ستاسی کنال ہے، یہ 1949 میں 'نوٹیفائی' ہو چکی تھی اور اس میں دو مساجد واقع ہیں، ایک مسجد کا نام ہے جامع مسجد اور دوسرا ہے ناڑی والی مسجد، یہ ہمارے ریکارڈ میں ہے اور یہ اوقاف کی سپرد کی گئی تھی۔اس کے بعد اس کے اوپر۔۔۔۔

جناب سپیکر: پرویز خان خٹک صاحب!آپ ذرا ایک گھنٹہ بیٹھیں گے، میرے معزز اراکین کے سارے کام آپ کرینگے تو تب اسمبلی سے آپ جائینگے۔سارے ڈسٹربینس پیدا کر رہے ہیں، جی۔

جناب پرویز خٹک: زه خو جی په خپل سیټ ناست یمه، دا عبد الاکبر خان رانه دستخط اخلی۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: آپ ان کو دستخط نہ کریں نا، پھر تو یہ نہیں آئینگے۔جی، میرے معزز وزیر صاحب کو آپ ڈسٹرب کر رہے ہیں۔

وزیراوقاف ومذہبی امور: 1949 اور 1950 میں 'نوٹیفائی' ہو چکی ہے اور اس کا انتظام وانصرام محکمہ اوقاف کے پاس ہے لیکن یہ جو زمین ہے، یہ مختلف لوگوں کے قبضے میں ہے۔پھر محکمہ اوقاف نے ایک پٹیشن دائر کی مقامی عدالت میں، مقامی عدالت نے محکمے کے حق میں فیصلہ کیا۔اس کے بعد وہاں جو اس پہ قابض تھے، انہوں نے پٹیشن ہائی کورٹ میں درج کی ہے۔ وہاں سے پھر انہوں نے اس پر Respondent کو نوٹس جاری کیا ہے، ہمیں بھی نوٹس ملا ہے لیکن اس دوران پھر اس کے اوپر تعمیر کا کام شروع کیا گیا، تو محکمہ اوقاف نے اس کے خلاف عدالت میں پٹیشن دائر کی، وہاں پر 2001 میں اس کا Stay ہوا ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ مساجد کمیٹی نے کنسٹرکشن جاری کی، کس نے کی؟

وزیراوقاف ومذہبی امور: یہ ہائی کورٹ نے کی۔یہ کیس ہائی کورٹ میں چل رہا ہے جی، تو یہ 2011 میں اس کا Stay order ہوا تھا اور ابھی تک اس پر Stay order maintain ہے، تو یہ میری ریکویسٹ ہے کہ یہ عدالت میں یہ کیس چل رہا ہے، اگر مفتی صاحب کا ایسا کوئی مسئلہ ہے تو ہم بیٹھ کے بات کر لیتے ہیں لیکن یہاں میں یہ بات آپ کو بتاؤں۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کو ذرا اچھے طریقے سے Pursue کریں تاکہ یہ زمین جو کہ مساجد کی ہے، اس کو کوئی قبضہ نہ کرے اور نہ Grab کرے۔ مفتی صاحب! ٹھیک ہے نا؟

مفتی کفایت اللہ: اگر یہ میرے ساتھ بات کرنا چاہتا ہے تو ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: (قہقہہ) شکریہ جی۔ یو منت جی، لږ غوندے کار پاتے دے جی۔ اس کی پرسنل پیروی کریں، آنریبل منسٹر صاحب۔ Syed Jaffar Shah Sahib, to please move his call attention notice No. 525. آنریبل جعفر شاہ صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب جعفر شاہ: شکریہ جناب سپیکر۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ملاکنڈ ڈویژن میں دہشتگردانہ کارروائیوں کے دوران سوات میوزیم سے گوتم بدھ اور گندھارا تہذیب کے درجنوں قیمتی نوادرات وفاق اور ٹیکسلا سمیت دوسرے صوبوں کو عارضی طور پر منتقل کئے گئے تھے لیکن سوات میں حالات معمول پر آنے کے باوجود یہ نوادرات ابھی تک واپس نہیں کئے گئے، اٹھارہویں ترمیم کے بعد سیاحت اور آثار قدیمہ کی وزارتیں صوبوں کو منتقل کی جانے کے بعد اس کا کوئی جواز نہیں بنتا۔ متعلقہ محکمہ اس امر کی وضاحت فرمادے کہ اس بارے میں ابھی تک کیا پیش رفت ہوئی ہے؟ نیز مرکزی اور دیگر صوبائی حکومتوں سے رابطہ کر کے ان کی واپسی کیلئے اقدامات اٹھائے جائیں۔ ساتھ ساتھ یہ بھی عرض ہے کہ Devolution کے بعد کیا تمام آرکیالوجیکل سائٹس، تاریخی ورثہ جات مثلاً تخت بھائی وغیرہ ہے، یہ صوبائی حکومت کے حوالہ کئے گئے ہیں کہ نہیں؟

جناب سپیکر: جی جناب آنریبل منسٹر، سپورٹس اینڈ کلچر، سید عاقل شاہ صاحب۔ بڑی مدت بعد عاقل شاہ صاحب اٹھے ہیں۔

سید عاقل شاہ (وزیر کھیل و ثقافت): جعفر شاہ صاحب نے جو یہ توجہ دلاؤ نوٹس پیش کیا ہے، یہ بڑا Important ہے اور آپ کو معلوم ہے کہ یہ جو نوادرات ہمارے صوبے کی ملکیت تھے اور سوات کے علاوہ پشاور میوزیم میں بھی اور دوسرے میوزیم میں بھی وقتاً فوقتاً، چونکہ آرکیالوجی منسٹری فیڈرل گورنمنٹ کے پاس تھی اور اس کے اوپر صوبے کا کنٹرول نہیں تھا تو مختلف اوقات میں یہاں سے بدھ مت کے نوادرات لے جاتے ہیں۔ ہم نے اس کے اوپر Already request کی ہوئی ہے، اگر آپ یہ دیکھیں کہ پچھلے دنوں میں جب حالات خراب تھے تو اس بہانے سے کہ یہاں پہ ان کو نقصان نہ ہو، وہ یہ سارا سامان ٹیکسلا

لیکر چلے گئے۔ ہم نے ان کو اس وقت بھی ریکویسٹ کی تھی کہ آپ مہربانی کرکے بجائے اس کے کہ ٹیکسلا لے کر جاتے ہیں، آپ پشاور میں لاکر رکھ دیں مگر وہ لے گئے تھے اور یہ اربوں روپے کے نوادرات ہیں سر اور ان میں ایسے ایسے ہیں کہ جو دنیا میں کہیں کسی کے پاس نہیں ہیں، مثلاً میں آپ کو یہ بتاتا چلوں کہ 'سٹاون' بدھا ایک ایسے نوادرات ہیں کہ دنیا میں تین ہیں اور دو اس وقت پاکستان میں ہیں اور وہ ایک تو ہمارے پاس تھا، وہ بھی لیکر ٹیکسلا کیلئے چلے گئے، تو سر جو انہوں نے سوال کیا ہے کہ Devolvement کے بعد کیا یہ تمام سائٹس ہمارے حوالے کئے گئے ہیں؟ تو ایسا اب تک نہیں ہوا اور کوشش یہی ہے کہ جو اس قسم کے سائٹس ہیں جیسے تخت بھائی ہے یا سوات میوزیم ہے، یعنی جو کام کے سائٹس ہیں، وہ اپنے پاس رکھ لیں اور Liabilities ہمیں دے دیں، اس کے اوپر ہمارا اعتراض ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہوگا اور جو Devolvement ہے، یہ As a subject devolve کی جائیگی، Ministry for Archeology, in bits & pieces ہمیں منظور نہیں ہے اور جو انہوں نے بات کی سر، اس کے اوپر میں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو پوری رپورٹ پیش کرونگا کہ جن مختلف اوقات میں آرکیالوجی منسٹری نے یہاں پر ڈائریکٹوریٹ میں انہوں نے منسٹری کے ساتھ بات کی اور کس لیول کے اوپر بات ہوئی؟ ایک آخری بات میں یہ کرنا چاہتا ہوں سر کہ جس وقت بھی یہ Devolvement کے متعلق کوئی بھی میٹنگ ہوتی ہے تو وہاں سے آپ کا Representative اس صوبے سے سیکرٹری یا چیف سیکرٹری صاحب جاتا ہے اور جس وقت کوئی سوال آتا ہے تو منسٹر کو جواب دینا پڑتا ہے۔ میں گزارش کرتا ہوں آپ سے اسمبلی کے فلور کے اوپر کہ آپ فیڈرل منسٹر سے یہ بات کریں کہ جو جو Ministries devolve ہو رہی ہیں، تمام صوبوں کے منسٹرز کی میٹنگ وہاں پر بلائی جائے اور ہمارے سامنے بات کی جائے تاکہ ہمیں پتہ چلے کہ ان کاغذوں میں کیا ہے؟ Thank you very much۔

<u>جناب سپیکر</u>: شکریہ جی۔ اس پہ انشاء اللہ ٹی بریک میں بات کرینگے کہ یہ ہمارے صوبے کی جو ملکیتیں ہیں یا جو بھی ہیں، جس طرح آپ نے فرمایا، اس پر آپس میں سب بیٹھ کر جو بھی لائحہ عمل ہم طے کرتے ہیں، اس پہ آگے Steps لیں گے۔ Call Attention Notice, Janab Muhammad Akram Khan Durrani Sahib, to please move his call attention notice No. 526 in the House.

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف)</u>: مہربانی سپیکر صاحب۔ محترم سپیکر صاحب، میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ ضلع بنوں میں تعمیر شدہ 140 سے زیادہ زنانہ و

مردانہ پرائمری سکولز گزشتہ دو سالوں سے سٹاف نہ ہونے کی وجہ سے بند پڑے ہیں جن میں اکثریت زنانہ پرائمری سکولوں کی ہے جس کیلئے صوبائی محکمہ خزانہ سے آسامیوں کی منظوری بھی دی گئی ہے لیکن متعلقہ محکمہ سٹاف کی بھرتی میں بلاوجہ تاخیر کر رہا ہے جس کی وجہ سے ایک طرف وہاں کے بچے بچیاں زیور تعلیم سے محروم ہیں اور دوسری طرف تربیت یافتہ اساتذہ بے روزگار ہیں اور تعمیر شدہ سکولوں کی عمارتیں استعمال میں نہ لانے سے خراب ہو رہی ہیں۔

محترم سپیکر صاحب، چونکہ بابک صاحب بھی بیٹھے ہیں، میں نے اس لئے اس کو ضروری سمجھا کہ تین سال سے وہاں پر صوبائی گورنمنٹ کی طرف سے وہاں پر پوسٹیں بھی Sanctioned ہیں، Approval بھی آئی ہے لیکن وہاں پہ ابھی ان سکولوں کا یہ حال ہے کہ وہاں پہ وہ بالکل تباہ ہو رہے ہیں تو میں یہی چاہونگا کہ اگر واضح ہدایات دی جائیں کہ وہاں پر میرٹ پہ جتنے بھی اساتذہ ہمارے پاس ہیں، وہاں پر اس کی فوری طور پر، جو پروسیجر ہے، اس کے اندر دس پندرہ دنوں میں تقرری بھی ہو اور جہاں پر سکول خالی ہیں، وہاں پر اس میں بچے تعلیم حاصل کریں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جناب سردار بابک صاحب، آنریبل منسٹر ایجوکیشن۔

<u>جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم)</u>: شکریہ سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: بابک صاحب! وہ جو آپ نیا سسٹم لا رہے تھے، ای ڈی اوز وغیرہ، وہ کیا ہوا اسکا، وہ کروالیا ہے، سٹارٹ ہوا ہے؟

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: جی بالکل، مونږ خو ای ډی اوز-----

<u>جناب سپیکر</u>: اس پر بھی ایک دومنٹ بولیں۔

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: ای ډی اوز صاحبان چه دی، هغوی په خپلو ضلعو کښے کار هم شروع کړے دے او بیا دا چه محترم اکرم خان درانی صاحب چه کوم فګر ښودلے دے، 140، دا 140 جی نه دے، دا 53 سکولونه زمونږ په بنوں کښے بند دی۔ په 53 سکولونو کښے 38 سکولونه داسے دی چه هغه د زنانو پرائمری سکولونه دی پرائمری او بیا پندره سکولونه داسے دی چه هغه د هلکانو سکولونه دی او ترکومے پورے چه د اپوائنټمنټ تعلق دے نو دا مسئله دلته کښے Sub judice ده۔ هلته کښے ایډورټائزمنټ شوے دے، تقریباً په څه 18-2-2010 باندے، د پی ټی سی ځومره پوسټونه چه وو، د هغے د پاره

ایډورټائزمنټ شوے دے۔ بیا بدقسمتی دا راغله چه هلته کښے یو Applicantراغلو، یو Candidateلاړو او په عدالت کښے هغه Stayراواغسته، 14 تاریخ باندے، دا راروان چه کوم 14 تاریخ دے په دے باندے اخیری پیشی ده۔ امید دے انشا ء الله چه هغه Stay چه دے هغه به ختم شی۔ اوس ما ای ډی او صاحب سره خبره اوکړه،امید دے انشا ء الله چه راروانو شلو ورځو کښے، ما د هغه نه تپوس اوکړو چه د اسمبلئ په فلور باندے څو ورځے ښودلے شم، هغه ما ته اووئیل چه شل ورځے تاسو اووایئ، چه په شلو ورځو کښے دننه دننه، خو دا ده سپیکر صاحب، یو وضاحت تاسو ته اوکړم چه دا سکولونه چه بند دی، دا د دوه کالو نه نه دی بند، دا د ډیر راروان وخت نه بند دی او دا ډیر زیات بند وو۔ په دیکښے مونږ ډیر زیات کهلاؤ هم کړل، په دیکښے څه مسئلے د کلاس فور هم دی چه چا زمکه ورکړے ده او تیرو وختونو کښے بدقسمتی دا جوړه شوے وه چه هغه خلقو ته نوکری نه وه ملاؤ شوے، هغے خلقو هم څه سکولونه بند کړی دی۔ بیا د سټاف کمے چه دے هغه هم یوه مسئله وه۔ Detailment هلته ډیر زیات وو، هغه مونږه مکمله توګه باندے ختم کړے دے، نو انشا ء الله شلو ورځو کښے دننه دننه دا 53 سکولونه به مونږه کهلاوؤ، سټاف به هم ورته برابروؤ او۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ټول به انشا ء الله کهلاویږی شلو ورځو کښے دننه۔۔۔۔

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: 53 سکولو نه به شلو ورځو کښے دننه دننه کهلاوؤ۔

<u>جناب سپیکر</u>: خو یویشتمه ورځ چه نه شی که خیر وی۔

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: انشا ء الله۔

<u>جناب سپیکر</u>: چه شلو ورځو کښے پوره اوشی۔

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: انشا ء الله۔

<u>جناب سپیکر</u>: *اجلاس کو مورخہ 11 اپریل 2011 بروز پیر بوقت تین بجے بعد از دوپہر تک ملتوی کیا جاتا ہے۔ تھینک یو۔*

(اسمبلی کا اجلاس بروز پیر مورخہ 11 اپریل 2011ء سہ پہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)